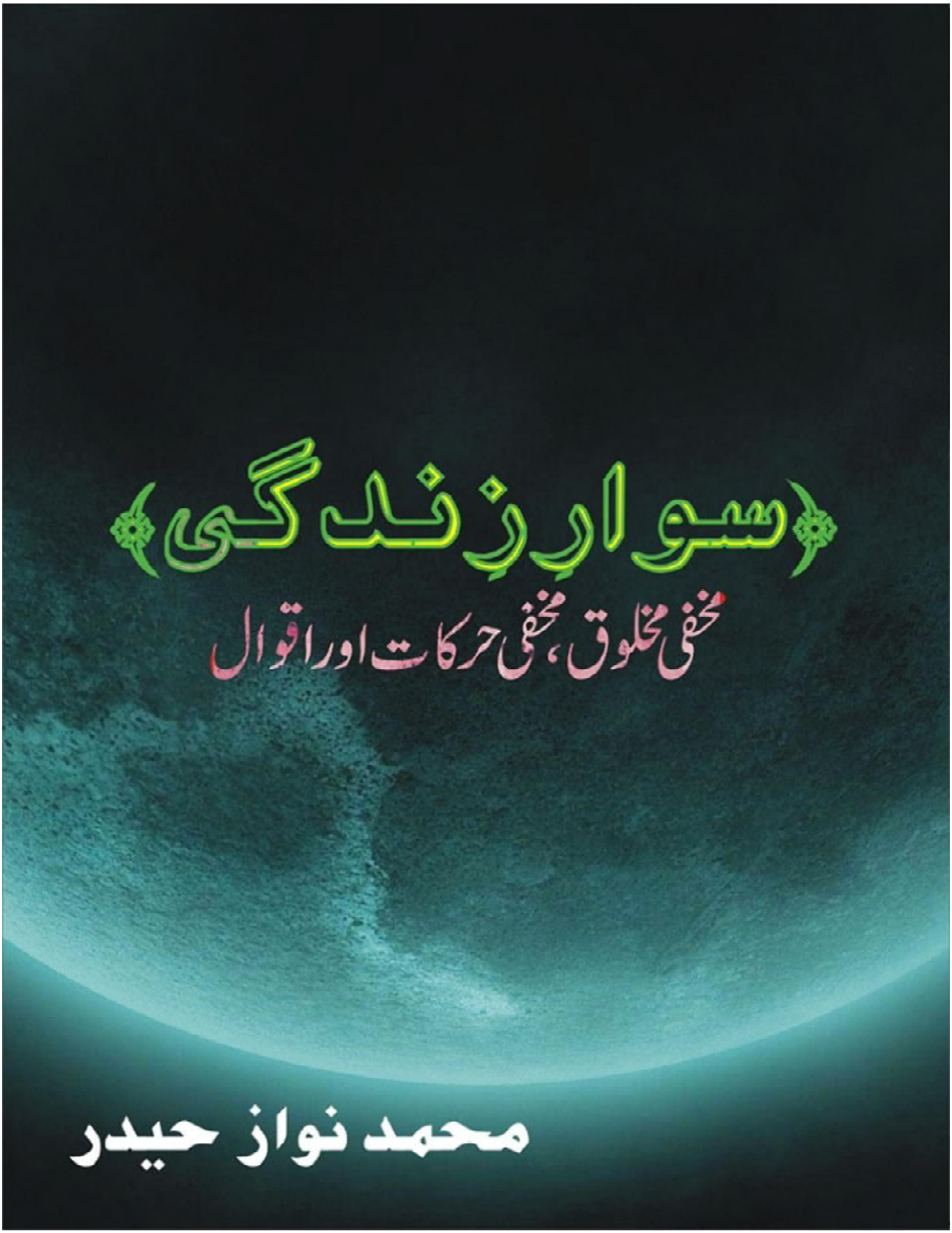

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

سوارِ زندگی

محمدنواز حیدر

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

یہ کتاب زندگی کے اُتار چڑھاؤ پر لکھا گئی ہے کہ کس طرح زندگی کو اپنے پہ سوار کیا ہُوا ہے اور اپنے ابد کو بھُلا بیٹھے ہیں۔ دنیاداری کے چکروں میں کتنے جائز اور کتنے ناجائز کام سرانجام دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں وہ مخلوقات جو انسانی آنکھوں سے اوجھل ہیں اور ایسی حرکات جو انسانی آنکھ سے چوری چھپے ہو رہی ہیں علاوہ ازیں ہمارے زندگی میں آنے والے عرُوج وزوال اور ہمارے فیصلے جو صحیح ہیں یا غلط فیصلہ پڑھنے والے پہ منحصر ہے۔ نیز یہ کے دین اِسلام کے مُطابق ہم اپنے ساتھ کِتنا صحیح کر رہے ہیں۔

ہر اِنسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اُس کی زندگی خوشگوار ہو اُس کی زندگی میں ہر سہولت وقت کے ساتھ ساتھ موجود ہو اُس کی اولاد کو کِسی چیز کی کمی نہ ہو یہ خواہش کرنا کوئی غلط نہی پر اِس کی تکمیل کے لیئے اُٹھائے گئے اِقدامات غلط نہی ہونے چاہیے۔ اپنی آسائشوں کے لیئے ایسے اِقدامات نہی کرنے چاہیے جِسکی وجہ سے کِسی دُوسرے کی دِل آزاری ہو یا کِسی کا حق مارا جائے اپنی حدود سے تجاوز نہی کرنا چاہیے۔

جیسا کہ واضح طور پے قُرآن الحکیم میں فرمایا گیا ہے کہ **”کیا اِسی زندگی کو سب کُچھ سمجھ کے بیٹھ گئے ہو اصل زندگی تو مرنے کے بعد شروع ہونی ہے“**

اِس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ بحثیت مسلمان ربِ ذولجلال کی طرف سے ہمیں کِس طرح محتاط زندگی گزارنے کا حکم مِلا ہے۔ اِس زندگی کو ایک مُسافر کی طرح گزارو اور موت اگلی زندگی میں جانے کا راستہ ہے جو کہ نہ ختم ہونے والی زندگی ہے۔ قارئین کرام قدر!

کیا کبھی سوچا ہے کہ اللہ ہم سے کیا چاہتا ہے؟

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج یہ تو واجبات ہیں ان کے ادا کرنے سے ہم اپنے اعمال آگے بھیج رہے ہیں ان کے ناادا کرنے سے گناہ ضرور ملے گا مگر ثواب نہی۔ کیوں کہ یہ تو واجب ہیں۔ کبھی سوچا ہے کہ اللہ کیا چاہتا ہے بندوں کا بندوں سے پیار، ایک دوسرے کا خیال، اپنے اہلِ خانہ سے محبت سے پیش آنا یہ تو کوئی نہی سمجھاتا ہمیں۔ اسلام تو محبت کا دین ہے سختی کا نہی۔

انسان کو تو یہ بھی یقین نہی کہ اُس کی نماز قبول ہوئی ہے اس کا روزہ قبول ہوا ہے؟ ہم ہر جائز ناجائز کام کے لیئے کسی بھی حد تک چلے جاتے ہیں۔ کبھی سوچا کسی کو تکلیف ہوگی ہمارے اس کام سے کہ نہی اللہ کو کیا یہ پسند ہے یا نہی؟

کسی سے دُشمنی نکالنی ہو تو تعویذ کسی سے محبت ہو جائے تو تعویذ نیز یہ کہ ہر کام کے لیئے ہم کسی بھی حد تک چلے جاتے ہیں اور اس طرح ان ڈرامے بازوں کی دیہاڑیاں لگی ہوئی ہیں جو عامل بنے ہوئی ہیں مگر یہنہی سوچتے کہ اللہ کو پسند ہے یا نہی؟

کاروبار ہو یا چاہے دنیا کا کوئی کام بھی کیوں نہ ہو محبت اس میں پیدا کریں۔ چاہے سوشل میڈیا ہو پیار محبت سے رہیں جب اگلے کے حقوق ادا کریں گے تبھی تو وہ ہمارے حقوق ادا کرے گا ہم یہ نہی سوچتے بس اُمید باندھ لیتے ہیں۔ اللہ کو راضی کریں غور کریں اللہ کیا چاہتا ہے۔ ہمارا عظیم الشان ربِ تعالیٰ کیا چاہتا ہے۔ اپنی مشکل اس کو بتایئے جو لائق ہے جو خلق کر سکتا ہے وہ معمولی مشکل حل نہی کر سکتا بس سوچنا ہے کہ حل کیسے کروائیں نا کہ عاملوں اور پیروں کے پاس جا کر اپنی کہانی بیان کریں جو خود محتاج ہیں ربِ کائنات کے۔

میری بات اگر پسند آئے تو دُعا میں یاد رکھیئے گا۔۔۔

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

توحید

حضرت آدمؑ اور چھ انجان آدمی

انسان (اشرف المخلوقات)

فرشتے

حور (حور کی تخلیق)

جنات

جنات انسان کے جسم میں کیسے داخل ہوتے ہیں

عورتوں پر جنات یا جادو زیادہ کیوں

روحِ انسانی

ان دیکھی مخلوق

ہمزاد اور مئوکلین

سحر (جادو)

جادو کی اقسام

کالا علم سفلی علم

کالے جادو کی نشانیاں

سفید جادو

نظرِ بد اور کالی زبان

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

ہماری دنیا

ظہورِ امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ (قُرب قیامت کی نشانیاں)

قیامت

عورتیں اور قدیم تہذیبیں اور اقوام

مذاہب اور عورت

اقوال

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

توحید۔۔۔

'' اللہ ایک ہے اُس کا کوئی ہمسر نہی ''

''وہ یکتا و بیگانہ ہے نہ اُسکی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی سے جنا ہے وہ بے نیاز ہے''(القرآن)

'' اُسکی کُرسی زمین و آسمان پر ہے '' ''بے شک اللہ ہر شے پر قادر ہے '' (القرآن)

''بے شک وہ سب کُچھ جانتا ہے '' (القرآن)

واقعیً تمام حمد اُس اللہ کے لیئے ہے جو چُھپی ہوئی چیزوں کی گہرائی میں اُترا ہوا ہے۔اُس کے ظاہر و ہویدا ہونے کی نشانیاں اس کے وجود کا پتہ دیتیں ہیں۔گو دیکھنے والی آنکھ سے وہ نظر نہی آتا پھر بھی نہ دیکھنے والی آنکھ اِس کا انکار نہی کرسکتی اور جس نے اقرار کیا اِس کا دِل اِس کی حقیقت کو نہی پا سکتا۔وہ ذات ایسی ہے جس کے وجود کے نشان اس طرح اسکی شہادت دیتے ہیں کہ زبان سے انکار کرنے والے کا دِل بھی اقرار کیئے بغیر نہی رہ سکتا۔اللہ اُن لوگوں کی باتوں سے بہت بلند و برتر ہے جو مخلوقات سے اِس کی تشبیہ دیتے ہیں اور اُس کے وجود کا انکار کرتے ہیں۔

تمام حمد اُس اللہ کے لیئے ہے۔جِس کی مدح تک بولنے والوں کو رسائی نہی،جس کی نعمتوں کو گننے والا گن نہی سکتا،نہ کوشش کرنے والے اِس کا حق ادا کر سکتے ہیں،نہ بلند پرواز ہمتیں اسے پا سکتی ہیں۔نہ عقل فہم کی گہرائیاں اُس کی تہ تک پہنچ سکتی ہیں۔اُس کے کمالِ ذات کی کوئی حد معین نہی۔نہ اِس کی ابتداء کے لیئے کوئی وقت ہے،جسے شمار میں لایا جا سکے،نہ اسکی کوئی مدت ہے جو کہیں پر ختم ہو جائے۔اُس نے مخلوقات کو اپنی قدرت سے پیدا کیا،اپنی رحمت سے ہواؤں کو چلایا،تھرتھراتی ہوئی زمین پر پہاڑوں کی میخیں گاڑیں۔دین کی ابتداء اس کی معرفت ہے کمالِ معرفت اس کی تصدیق ہے کمالِ تصدیق توحید ہے۔کمالِ توحید تنزیہ و اخلاص ہے اور تنزیہ و اخلاص یہ ہے کہ اُس سے صفتوں کی نفی کی جائے۔کیونکہ ہر

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

صفت شاہد ہے کہ وہ اپنے موصوف کی غیر ہے۔اور ہر موصوف شاہد ہے کہ وہ صفت کہ علاوہ کوئی چیز ہے۔لہذا جس نے ذاتِ الٰہی کے علاوہ صفات مانے اُس نے ذات کا ایک دوسرا ساتھی مان لیا اُس نے دُوئی پیدا کی جس نے دُوئی پیدا کی،اس نے اس کے لئے جز بناڈالا اور جو اس کے لیئے اجزاء کا قائل ہوا وہ اس سے بے خبر رہا اور جو اس سے بے خبر رہا اس نے اُسے قابلِ اشارہ سمجھ لیا اور جس نے قابلِ اشارہ سمجھ لیا اس نے اس کی حد بندی کر دی اور جو اُسے محدود سمجھا وہ اُسے دوسری چیزوں ہی کی قطار میں لے آیا۔جس نے یہ کہا کہ وہ کس چیز میں ہے اُس نے اُسے کسی شے کے ضمن میں فرض کر لیا اور جس نے کہا وہ کس چیز میں ہے اس نے اور جگہیں اس سے خالی سمجھ لیں۔وہ ہے،ہُوا نہیں،موجود ہے مگر عدم سے وجود میں نہی آیا۔وہ ہر شے کے ساتھ ہے،نہ جسمانی اِتصال کی طرح،وہ ہر چیز سے علیحدہ ہے،نہ جسمانی دوری کے طور پر،وہ فاعل ہے،لیکن حرکات وآلات کا محتاج نہیو ہ اُس وقت بھی دیکھنے والا تھا جب کہ مخلوقات میں کوئی چیز دکھائی دینے والی نہی تھی۔اِس لیئے اس کا کوئی ساتھی ہی نہی جس کو کھو کر وہ مانوس ہو جائے اور اسے کھو کر پریشان ہو جائے۔اس نے پہلے پہل خلق کو ایجاد کیا۔بغیر کِسی فکر کی جولانی کے اور بغیر کسی تجربہ کے جس سے فائدہ اُٹھانے کی اُسے ضرورت پڑی ہو اور بغیر کسی حرکت کے جسے اس نے پیدا کیا ہو اور بغیر کسی ولولہ اور جوش کے جس سے وہ بیتاب ہوا ہو۔ہر چیز کو اُس کے وقت کے حوالے کیا۔بے جوڑ چیزوں میں توازن وہم آہنگی پیدا کی ہر چیز کو جداگانہ طبیعت ومزاج کا حامل بنایا اور ان چیزوں کے لیئے مناسب صورتیں ضروری قرار دیں۔وہ ان چیزوں کے وجود میں آنے سے پہلے جانتا تھا۔ان کی حد ونہایت پر احاطہ کیئے ہوئے تھا۔اور ان کے نفوس واعضاء کو پہنچانتا تھا۔پھر یہ کہ اُس نے کشادہ فضا وسیع اطراف واکناف اور خلا کی وسعتیں خلق کیں اور ان میں ایسا پانی بہایا،جس کے دریائے مواج کی لہریں طوفانی اور بحرِ زخار کی موجیں تہ بہ تہ تھیں۔اسے تیز ہوا اور تند آندھی کی پُشت پر لادا۔پھر

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

اسے پانی کے پلٹانے کا حکم دیا اور اُسے اُس کے پاپندر کھنے پر قابو دیا۔ اور اُسے پانی کی سرحد سے مِلا دیا اِس کے نیچے ہوا دُور تک پھیلی ہوئی تھی اور اوپر پانی ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ پھر اللہ سبحانہ نے اس پانی کے اندر ایک ہوا خلق کی جس کا چلنا بے ثمر تھا اور اِسے اس کے مرکز پر قرار رکھا۔ اِس کے جھونکے تیز کر دیئے اور اس کے چلنے کی جگہ دور دراز تک پھیلا دی پھر اس ہوا کو مامور کیا کہ پانی کے ذخیرے کو تھپیڑے مارے اور بحرِ بے کراں کی موجوں کو اُچھالے اس ہوا نے پانی کو یوں مُتھ دیا۔ جس طرح دہی کے مشکیزے کو متھا جاتا ہے۔ اور اِسے ڈکھیلتی ہوئی تیزی سے چلی۔ جس طرح خالی فضا میں چلتی ہے۔ اور پانی کے ابتدائی حصے کو آخری حصے پر اور ٹھہرے ہوئے کو چلتے ہوئے پانی پر پلٹانے لگی۔ یہاں تک کہ اس متلاطم پانی کی سطح بلند ہوگئی اور وہ تہ بہ تہ پانی جھاگ دینے لگا۔ اللہ نے وہ جھاگ ہوا اور کشادہ فضا کی اُٹھائی اور اس سے ساتوں آسمان پیدا کیئے۔ نیچے والے آسمان کو رُکی ہوئی موج کی طرح بنایا اور اوپر والے آسمان کو محفوظ چھت اور بلند عمارت کی صورت میں اس طرح قائم کیا کہ نہ ستونوں کی ضرورت نہ بندھنوں سے جوڑنے کی ضرورت پھر اُن ستاروں کی سج دھج اور روشن تاروں کی چمک دمک سے آراستہ کیا اور اُن میں ضُو پاش اور جگمگاتا چاند رواں کیا۔ جو گھومنے والے فلک چلتی پھرتی چھت اور جنبش کھانے والی لوح میں ہے۔ پھر خداوندِ عالم نے بلند آسمانوں کے درمیان شگاف پیدا کیئیا ور اُن کی وسعتوں کو طرح طرح کے فرشتوں سے بھر دیا۔ کُچھ ان میں سر بسجود ہیں جو رکوع نہی کرتے کُچھ رکوع میں ہیں سیدھے نہی ہوتے۔ کُچھ صفیں باندھے ہوئے ہیں جو اپنی جگہ نہی چھوڑتے اور کُچھ پاکیزگی بیان کرر ہے ہیں جو اُکتاتے نہی نہ اُن کی آنکھوں میں نیند آتی ہے نہ اُن کی عقلوں میں بھُول چُوک پیدا ہوتی ہے، نہ اُن میں سستی اور کاہلی آتی ہے، نہ اُن پر نسیان کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ اُن میں کُچھ وحیِ الٰہی کے امین ہیں ،اُس کے رسُولوں کی طرف پیغام رسانی کے لیئے زبانِ حق اور قطعی فیصلوں اور فرمانوں کو لے کر آنے

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

جانے والے ہیں۔ کُچھ اُس کے بندوں کے نگہبان اور جنت کے دروازوں کے پاسبان ہیں۔ کُچھ وہ ہیں جن کے قدم زمین کی تہ میں جمے ہوئے ہیں اور اُن کے پہلو اطرافِ عالم سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں۔ان کے شانے عرش کے پایوں سے میل کھاتے ہیں۔عرش کے سامنے اُن کی آنکھیں جُھکی ہوئی ہیں اور اُس کے نیچے اپنے پروں میں لپٹے ہوئے ہیں۔اور ان میں اور دوسری مخلوق میں عزت کے حجاب اور قدرت کے سراپردے حائل ہیں۔وہ شکل وصورت کے ساتھ اپنے رب کا تصور نہی کرتے نہ اُسے محل ومکاں میں گھِرا ہوا سمجھتے ہیں نہ اشباہ ونظائر سے اُس کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔وہ ایسا قادر ہے جب اِس کی قدرت کی انتہا معلوم کرنے کے لیئے وہم اپنے تیر چلا رہا ہو اور فکر ہر طرح کے وسوسوں کے اُدھیڑ بُن سے آزاد ہو کر اِس کے قلمرو مملکت کے گہرے بھیدوں پر آگاہ ہونے کے درپے ہو اور دِل اِس کی صفتوں کی کیفیت سمجھنے کے لیئے والہانہ طور پر دوڑ پڑے ہوں اور ذاتِ الٰہی کو جاننے کے لیئے عقلوں کی جستجو وتلاش کی راہیں حدِ بیان سے دور چلی گئی ہوں تو اللہ اُس وقت غیب کی تیرگیوں کے گڑھے کو عبور کر رہی ہوتی ہیں اِن سب کو ناکامیوں کے ساتھ پلٹا دیتا ہے چنانچہ جب اس طرح منہ کی کھا کر پلٹتی ہیں تو اُنہیں یہ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ ایسی بے راہ رویوں سے اِس کی معرفت کا کھوج نہی لگایا جا سکتا اور نہ فکر پیماؤں کے دِلوں میں اِس کی عزت کے تمکنت وجلال کا ذرا سا شائبہ آ سکتا ہے۔وہ وہی ہے جس نے ساری مخلوقات کو ایجاد کیا بغیر اِس کے کہ سامنے کوئی مثال رکھتا (یعنی کسی چیز کو دیکھ کر اُسے بنانا مثال کے معنی ہیں) اور بغیر اِس کے کہ اپنے سے پہلے کسی خلق ومعبود کی بنائی ہوئی چیز کا چربہ اُتارتا اس نے اپنی قدرت کی بادشاہت سے اور اُن عجیب چیزوں کے واسطہ سے کہ جن میں اُس کی حکمت ودانائی کے آثار (منہ سے) بول رہے ہیں اور مخلوق کے اِس اعتراف سے کہ وہ رکنے تھمنے میں اُس کے سہارے کی محتاج ہے۔ہمیں وہ چیزیں دکھائی ہیں کہ جنہوں نے قہراً دلیل قائم ہو جانے کے دباؤ سے اُس کی معرفت کی

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

طرف ہماری رہنمائی کی ہے۔اور اُس کی پیدا کردہ عجیب وغریب چیزوں میں اُس کی صنعت کے نقش و نگار اور حکمت کے آثار واضح نمایاں ہیں۔ چنانچہ ہر مخلوق اُس کی ایک حُجت اور برہان بن گئی ہے۔ چاہے وہ خاموش مخلوق ہو۔مگر اللہ کی تدبیر وکارسازی کی ایک بولتی دلیل ہے۔ وہ بھید چھانے والوں کی نیّتوں کھسر پھسر کرنے والوں کی سرگوشیاں، بے بنیاد خیالوں، دِل میں جمے ہوئے یقینی ارادوں، پلکوں کے نیچے کنکھیوں کے اِشاروں، دِل کی تہوں اور غیب کی گہرائیوں میں چُھپی ہوئی چیزوں کو جانتا ہے۔ وہ اُن آوازوں کو سننے والا ہے جن کے لیئے کانوں کے سوراخوں کو جھکنا پڑتا ہے۔اور چیونٹیوں کے موسمِ گرما کے مسکنوں اور حشرات الارض کے موسمِ سرما بسر کرنے کے مقاموں سے آگاہ ہے۔اور پسر مردہ عورتوں کے درد بھرے نالوں کی گونج اور قدموں کی چاپ سننے والا ہے اور سبز پتیوں کے غلافوں کے اندرونی خولوں میں پھلوں کے نشوونما پانے کی جگہوں اور پہاڑوں کی کھوؤں اور اُن کے نشیبوں وحشی جانوروں کی پناہ گاہوں اور درختوں کے تنوں اور اُن کے چِھلکوں میں مچھروں کے سر چھانے کے سوراخوں اور شاخوں میں پتیوں کے پُھوٹنے کی جگہوں اور صلب کی گذرگاہوں میں نطفوں کے ٹھکانوں اور زمین سے اٹھنے والے ابر کے لکوں اور آپس میں جُڑے ہوئے بادلوں اور تہ بہ تہ جمے ہوئے ابروں سے ٹپکنے والے بارش کے قطروں سے باخبر ہے۔اور وہ نشانات جنہیں بارش کے سیلابوں نے مٹا ڈالا ہے اِس کے عِلم میں ہیں۔اور جن چیزوں کو دریا کی موجیں اپنے پہلو کے نیچے چھُپائے ہوئے ہیں اور جن کو رات کی تاریک چادروں نے ڈھانپ رکھا ہے اور جن پر دن کے سورج نے اپنا نور بکھیرا ہے اور جن پر کبھی ظلمت کی تہیں جم جاتی ہیں اور کبھی نور کے دھارے بہہ نکلتے ہیں پہچانتا ہیوہ ہر قدم کا نشان، ہر چیز کی حرکت، ہر لفظ کی گونج، ہر ہونٹ کی جنبش، ہر جاندار کا ٹھکانہ، ہر ذرے کا وزن ہر جی دار کی سسکیوں کی آواز اور جو کُچھ اس زمین پر ہے سب اُس کے عِلم میں ہے۔ بے شک اللہ پاک ہر چیز کو جانتا ہے۔

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

اے خُدا تو ہی توصیف وثنا اور انتہائی درجہ تک سراہے جانے کا مستحق ہے۔ اگر تجھ سے آس لگائی جائے تو تُو دِلوں کی بہترین ڈھارس ہے اور اگر تجھ سے اُمید باندھی جائے تو تُو بہترین سرچشمہء اُمید ہے۔

حضرت آدمؑ اور چھ انجان آدمی۔۔۔

جیسا کہ ہم سب انسان جانتے ہیں کہ ہماری ذریت حضرت آدمؑ سے چلی ہے۔

ایک دِن حضرت آدمؑ کِسی جگہ پر تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس تین نورانی اور خُوبصورت افراد اور تین بدصورت افراد آئے نورانی افراد اِن کے دائیں جانب اور بدصورت افراد اِن کے بائیں جانب بیٹھ گئے۔ یہ حضرت آدمؑ کیلئے غیر معمولی اور حیران کُن تھا۔ آپؑ نے بِلا تامُل ان سے کہا اپنا تعارف کروائیں۔ اِس کے بعد آپ اپنی دائیں جانب متوجہ ہوئے اور ایک نورانی شخص سے پوچھا تم کون ہو

اُس نے کہا میں عقل وخرد ہوں

آپؑ: تمہاری جگہ کہاں ہے؟

اُس نے کہا: میری جگہ اِنسان کا مغز ہے۔

دُوسرے نورانی شخص سے پُوچھا

آپؑ: تم کون ہو؟

دُوسرا: میں مہر ومحبت ہوں

آپؑ: تمہاری جگہ کہاں ہے؟

دوسرا: میری جگہ اِنسان کے دِل میں ہے

تیسرے سے پوچھا

آپؑ: تم کون ہو؟

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

تیسرا: میں حیا ہوں

آپؑ: تمہاری جگہ کہاں ہے؟

تیسرا: میری جگہ اِنسان کی آنکھ ہے۔

اِس طرح حضرت آدمؑ کو معلوم ہوا کہ عقل کا مرکز ومحور اِنسان کا مغز ہے مہر ومحبت کا مرکز دِل اور حیا کا مرکز اِنسان کی آنکھ ہے۔اب حضرت آدمؑ اپنے بائیں جانب متوجہ ہوئے اور پہلے شخص سے پوچھا

آپؑ: تم کون ہو؟

پہلا آدمی: میں خودخواہی اور تکبر ہوں

آپؑ: تمہاری جگہ کونسی ہے؟

پہلا آدمی: میں اِنسان کے مغز میں رہتا ہوں

آپؑ: وہاں تو عقل رہتی ہے

پہلا آدمی: ہاں مگر جب میں آجاتا ہوں تو عقل وہاں سے بھاگ جاتی ہے

دُوسرے بدصورت شخص سے

آپؑ: تم کون ہو؟

دُوسرا: میں بُغض وحسد ہوں

آپؑ: تمہارا ٹھکانہ کہاں ہے؟

دوسرا: میرا ٹھکانہ اِنسان کا دِل ہے

آپؑ: وہ تو مہر ومحبت کا ٹھکانہ ہے

دوسرا: ہاں مگر جب میں آجاتا ہوں تو وہ وہاں سے فرار کر جاتی ہے

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

تیسرے بدصورت شخص سے

آپؑ: تم کون ہو؟

تیسرا: میں لالچ ہوں

آپؑ: تمہارا ٹھکانہ کہاں ہے

تیسرا: میرا ٹھکانہ اِنسان کی آنکھ ہے

آپؑ: وہاں تو حیا نہی رہتی کیا؟

تیسرا: کیوں نہی پر جب میں آتا ہوں تو حیا اپنے آپ وہاں سے فرار کر جاتی ہے۔(المواعظ العدویہ)

حضرت آدمؑ کو اِس طرح معلوم ہوا کہ خودخواہی اور تکبر عقل کے دُشمن ہیں بغض وحسد محبت کے اور لالچ و طمع حیا کا دشمن ہیں۔ہمیں اِس بات سے یہ سمجھنے کو مِلتا ہے کہ اِنسان کی خوبصورتی سیرت میں ہے نہ کہ صورت میں۔غرور وتکبر اِنسان کی بدصورتی کا باعث بنتا ہے اور اللہ پاک اِس چیز کو سخت ناپسند کرتا ہے غرور کئی قسم کا ہوتا ہے جیسے کِسی کو رُوپے پیسے کا غرور کسی کو طاقت کا غرور اِسی طرح کسی کو عبادت کا غرور ۔اب حیرانی کی بات یہ ہے کہ عبادت کا غرور کیسے ہوتا ہے اور کیوں کر ہوسکتا ہے حالانکہ عبادت تو اِنسان کو اللہ سے قریب کرتی ہے۔بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو زیادہ وقت اللہ کی عبادت میں گزارتے ہیں تو جب وہ کِسی ایسے شخص کی طرف دیکھتے ہیں جو دین سے دور ہے تو اُس کو حقارت کی نظر سے دیکھنا اور اپنے آپ کو بہتر سمجھنا یہ بھی غرور میں آتا ہے۔یہ غرور شیطان کی طرف سے پیدا کیا گیا کیوں کہ شیطان نے صراطِ مُستقیم پر اپنے ڈیرے ڈالے ہیں۔اُنہی کے راستے میں آئے گا جو اللہ پاک کی طرف رجوع کرتے ہیں بھلا اُن ک راستے میں جا کر اُسے کیا فائدہ جو پہلے ہی اُس کے ایجنٹ کے طور پر کام کر رہے ہیں۔اِسی طرح جو اللہ کی راہ میں ثابت قدم رہتا ہے شیطان ملعون اُس کا کُچھ نہی بگاڑ سکتا۔اِسی

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

طرح بغض وحسد بھی اِنسان کے دِل سے محبت کو ختم کر دیتے ہیں اِسی طرح لالچ انسان کی آنکھ سے حیا کو دور کرتی ہے۔ لالچ اِنسان کو بربادی کی طرف دکھیلتا ہے جیسے کہ عام محاورہ آپ لوگوں نے سنا ہوگا لالچ بُری بلا ہے۔ آجکل معاشرے میں ہر طبقہ کسی نہ کسی لالچ میں گرفتار ہے۔ رشوت خوری، خیانت وغیرہ بس پیسہ کو

ہی سب کچھ سمجھا جاتا ہے۔ کِسی نے کیا خوب کہا ہے

کیسا نبی کیسا خدا پیسہ نبی پیسہ خدا

اِنسان اَشرف المخلوقات۔۔۔

انسان کی اس خلقت میں اور بہائم وغیرہ پر کیا فضیلت اور شرف دیا دیا گیا ہے کہ یہ سیدھا اور کھڑا پیدا کیا ہے اور کیسے برابر ہو کر بیٹھتا ہے۔ یہ اِس لیئے کہ یہ تمام چیزوں کو اپنے ہاتھوں میں لے سکے اور اپنے اعضاء سے اِسے حاصل کر سکے۔ کام کرنا اور تدبیر کرنا اِسے ممکن ہوا گر جھُکا ہوا اوندھا بنایا گیا ہوتا جیسے چوپائے ہیں تو کبھی اس سے وہ کام نہ ہو سکتے جواب کر سکتا ہے۔ غور کرو اِن حاسوں کی طرف جو خاص طور پر آدمی میں پیدا کیئے گئے ہیں اور ان سے انہیں شرافت دی گئی ہے اور دوسروں کو وہ شرف حاصل نہی (یعنی یہ حاسے جس انداز اور ترغیب سے انسان میں ہیں باقی حیوانات میں نہی ہیں بلکہ دیگر

حیوانات کی ترکیب اور ساخت دوسرے عنوان سے ہے) اللہ پاک نے تمام اِنسانوں کو اَشرف المخلوقات بنایا ہے یعنی کہ تمام مخلوقات سے اَفضل۔ اِس کا مطلب یہ ہوا کہ جتنی عزت حضرتِ اِنسان کو دی ہے اُتنی کسی اور مخلوق کو نہی دی گئی اِنسان اِس کا حقدار تھا سوال یہ ہے کہ اِنسان اِس کا حقدار کیوں کر بنا حالانکہ فرشتے اللہ پاک کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں حکمِ خُداوندی بجالاتے ہیں اور اِن کو

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

معصوم بھی کہا ہے کہ اِن سے کوئی خطا نہی ہوتی اور اِس کے برعکس اِنسان خطاؤں کا پُتلا ہے۔مگر پھر بھی اِنسان کو اِن سب سے اَفضل کہا گیا ہے اِس کی وجہ آخر کیا ہے؟

جیسا کہ فرمایا گیا ہے کہ سب سے بہترین خلق اِنسان ہے۔اِس کے علاوہ اِنسان کو اللہ نے عقل عطاء کی اِنسان سوچتا ہے تحقیق کرتا ہے اور اللہ پاک فرماتا ہے کہ میرے بارے میں تحقیق کرو اِس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ فرشتوں کو اللہ پاک نے اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا اپنے احکامات بجالانے کے لیے فرشتے بس اللہ پاک کا حکم مانتے ہیں۔جیسے اللہ پاک فرشتوں سے اِنسانوں کی حفاظت فرماتا ہے جیسے کہ حدیث میں بیان ہوتا ہے کہ اگر اِنسان رات سونے سے پہلے آیت الکرسی کی تلاوت کرتا ہے تو اللہ پاک ایک فرشتے کو صبح تک اِسکی حفاظت پر مامور کر دیتا ہے اِسی طرح فرشتے تو اللہ پاک نے اِنسان کی خدمت پر مامور کیے ہیں فرشتے اِنسان کا نامہءاعمال لکھتے ہیں اِنسان کی روح قبض کرنا اِنسانوں میں رزق تقسیم کرنا بے شک تمام جہانوں میں رازِق اللہ پاک ہے پر اللہ پاک نے رزق تقسیم کرنے کا پیمانہ حضرت میکائیلؑ کے ہاتھ میں دیا ہے موت اللہ پاک دیتا ہے پر روح حضرت عزرائیلؑ قبض کرتے ہیں اِسی طرح باقی فرشتے بھی کسی نہ کسی ڈیوٹی پر مامور ہیں۔اِنسان کو اللہ پاک نے فضیلت دی ہے اِنسان کی فضیلت حضرت جبرائیلؑ سے زیادہ ہے کیوں کہ حضرت جبرائیلؑ نے اللہ پاک کو اپنی مرضی سے نہی مانا بلکہ اللہ پاک نے اُنکو پیدا ہی ایسا کیا ہے جبکہ اِنسان نے اللہ پاک کو اپنی مرضی سے مانا ہے اپنی عقل سے مانا ہے۔اِنسان کے لیے اللہ پاک نے نعمتیں رکھی ہیں اللہ پاک نے اِنسان کو آزادی عطاء کی کہ دُنیا میں گھومے پھرے جو دِل کرے کھائے پیئے پر ایک مقررہ مدت تک اِس مدت ک بعد تو حساب دینا ہے جو کُچھ دنیا میں کیا آگے بنی نوع اِنسان کے اعمال ہیں کہ حساب کیسا ہوگا اُسکا۔مگر اصل حقیقت تو یہ ہے کہ اِنسان کو فضیلت دی دوسری مخلوقات پر۔

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

اِنسان کے لیے اللہ پاک نے ساری مخلوقات کو پیدا کیا اور اِنسان کو کس کے لیے پیدا کیا؟ اپنے لیے پیدا کیا اللہ پاک فرماتا ہے " ہم نے جن و اِنس کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا " اِنسان کو اپنا مرتبہ پہچاننا چاہیے اللہ پاک نے اِنسان کو عزت عطاء فرمائی ہے مگر اِنسان ایک دوسرے کو ذلیل کرنے پہ لگا ہے۔ بعض اوقات اِنسان سوچتا ہے کہ فرشتوں کے پاس جنات کے پاس زیادہ طاقت ہے مگر وہ یہ نہی سوچتا کہ اِنسان کے پاس زیادہ طاقت ہے کبھی کسی جن نے جہاز نہی بنایا اِنسان کی عقل نے اِسے بنایا ہے اِنسان کو اللہ پاک نے جو طاقت عطاء فرمائی ہے وہ کسی اور مخلوق کو نہی عطاء کی اِنسان اپنی عقل کے اِستعمال سے بہت کچھ کرسکتا ہے آپ سب جانتے ہیں موبائل اِنسان کی ایجاد ہے کمپیوٹر اِنسان کی ایجاد ہے بس گاڑی وغیرہ اِنسان کی ایجاد ہیں۔ پھر اِنسان کبھی کبھی یہ بھی سوچتا ہے کہ پرندے جیسا کہ چڑیا، عقاب وغیرہ اُڑ سکتے ہیں اِنسان نہی اُڑ سکتا پھر یہ خیال بھی آتا کہ ہاتھی اِتنا قد و قامت ہے طاقتور ترین ہے اُونٹ اتنا قد آور طاقتور، شیر طاقتور جو اِن میں ہے وہ اِنسان میں طاقت کہاں تو اِس میں اِنسان کو یہ سوچنا چاہیئے کہ جس سے اِنسان یہ خیالات سوچ رہا ہے وہ اُن کے پاس نہی صرف اور صرف اِنسان کے پاس ہے وہ ہے عقل۔ اگر اونٹ کے پاس عقل ہوتی تو جب اُسے ذبح کررہ ہوتے تو وہ بھاگ نا جاتا کہ میرے گردن اُڑانے لگے ہیں شیر کا شکار بھی اِنسان کرتے ہیں دیکھا ہوگا کہ جب شیر کو شکار کرنے کے لیے جاتے ہیں تو بندوق اُٹھائی اور گولی چلادی بندوق بھی اِنسان کی بنائی ہوئی چیز ہے اِنسان کی عقل نے بنائی ہے ایک وقت کے لیے سوچ بھی لیں اور بندوق شیر کے آگے رکھ دیں تو بندوق پڑی رہے گی کیوں کہ شیر کے پاس عقل نہی ہے وہ صرف اِنسان کو اللہ پاک نے عطاء کی ہے۔ یہ سب مخلوق اِنسان کے نیچے رکھی ہے اللہ پاک نے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ کھانے کو اچھے اچھے پکوان کھاتے ہیں پینے کو اچھے اچھے مشروبات پہننے کو اعلیٰ کپڑے یہاں تک کہ ہر چیز صاف اور پاک اِنتخاب کرتے ہیں جب کہ جنات

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

کی غذا گوبر اور اِنسان کی بچائی ہوئی ہڈیوں میں ہے حدیث میں ہے کہ کچھ جنات محمد ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ اپنی اُمت کو سمجھائیں کہ گوبر اور ہڈیوں پر پیشاب نہ کیا کریں کیوں کہ ہماری خوراک اِن پر لگی ہوتی ہے۔

اِنسان کو بحیثیت مُسلمان اپنے آپ کو پہچاننا چاہیے کہ اللہ پاک نے اُسے کتنی عزت دی ہے۔صرف خالی طاقت ہونا افضل ہونے کی دلیل نہی عقل کے بغیر طاقت بے معنی ہے اِس لیئے عقل کی وجہ سے اِنسان جتنا طاقتور کوئی نہی ہے کیوں کہ شیر آج سے ہزار سال پہلے بھی وہی تھا جو آج ہے مگر اِنسان پہلے سے کئی زیادہ طاقتور ہو چکا ہے ایسے اِنسان بھی گزرے ہیں جنہوں نے ہزاروں بلکہ لاکھوں اِنسانوں کا قتل کروایا جس میں چنگیز خان، ہلاکو خان، سکندرِ اعظم اور بہت سے لوگ ہیں مگر یہ تین افراد کا ذکر سرِ فہرست آیا ہے۔ جہاں اِنسان کو اِتنی بڑی فضیلت دی گئی ہے وہاں اِنسان کا یہ رویہ بھی اِنسان کے ماضی کا حصہ ہے۔انسان بحیثیت مسلمان کیسے کیسے کرتُوت انجام دے رہا ہے حالانکہ رسول ﷺ فرما گئے تھے کہ میری اُمت کا فتنہ مال ہے اور آج وہی سب کُچھ ہو رہا ہے جیسے کہ رشوت خوری، سُود خوری وغیرہ

رشوت خوری اِس طرح عام ہو چُکی ہے کہ انسان کو اپنے حق کے پیسے لینے کے لیئے بھی رشوت دینی پڑتی ہے اپنا کوئی کام کروانے کے لیئے بھی رشوت خواہ وہ جائز کام ہی کیوں نہ ہو۔رشوت کا شیڈول جاری کیا جاتا ہے باقاعدہ۔ چاہے کام سرکاری ہو چاہے کام نیم سرکاری ہو یا پرائیوٹ کام ہو رشوت مٹھائی کے طور پر دی جاتی ہے۔رشوت کا نام سن کر آپ کے اور میرے ذہن میں پولیس پہلے آتی ہے مگر پولیس کے ساتھ ساتھ ایسا کوئی ادارہ نہی جہاں یہ کام زور شور سے چلتا ہے اور تیسرے بندے کو کانوں کان خبر بھی نہی ہوتی۔اب تو پرائیوٹ ادارے جیسے کہ بینک وغیرہ چاہے وہ عام بینک ہو یا زرعی، خرچہ پانی تو لگتا ہے ایسے الفاظ بھی اکثر سننے کو ملتے ہیں۔اگر کوئی غریب انسان یا کسان اپنے لیئے قرضہ اپلائی کرتا ہے تو

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

بینک نِت نئ پالیسیاں نکال کر اُس غریب انسان کو زلیل کرتا ہے اور اُس کے ایجنٹ اُس انسان سے کام کروانے کے لیئے مِٹھائی کے نام پر خرچہ پانی لے لیتے ہیں۔صرف بینک ہی نہی ایک بزرگ آدمی ساری زندگی گورنمنٹ کی نوکری کرتا ہے جب ریٹائر ہوتا ہے تو اُسے اپنے فنڈز (پنشن) لینے کے لیئے اکاؤنٹس آفس میں پیسے کِھلانے پڑتے ہیں۔حالانکہ وہ اس کے حق کے پیسے ہوتے ہیں ایسے میں اگر کوئی پھنے خان بنے تو اُس بے چارے کو چکر لگوا لگوا کر زلیل کرتے ہیں۔خواہ جگہ جگہ اب تو یہ عام بات ہے۔سُود خوری کی بات کریں تو ایسا لگتا ہے اب یہ انڈسٹری بن چُکی ہے جیسے کے آپ لوگوں نے دیکھا ہوگا الیکٹرونکس کی دُکانیں جہاں الیکٹرونکس کا سامان قسطوں پر دیا جاتا ہے ایک غریب آدمی جو ایک ٹی وی یا واشنگ مشین نہی لے سکتا تو اُس کے لیئے ان چیزوں کی سہولت موجود ہے کہ وہ قسطوں پر خرید لے ایک قسط ادا کرے اور چیز لے لے۔مگر اس کے ساتھ بھی دھوکہ اس انداز سے کیا جاتا ہے کہ اُس کو سمجھ نہی آتی۔پھر کبھی کبھار ایسا ہوتا ہے کہ انسان ایک قسط اپنے مالی حالات کی وجہ سے نہی دے پاتا تو اُس دکان کے ایجنٹس جو وہاں نوکری کرتے ہیں اپنی نوکری کے لیئے اس آدمی کے گھر کے چکر لگاتے ہیں اور محلے میں اس انسان کی عزت کی دھجیاں اُڑا دیتے ہیں۔ایک تو قسطوں پر لینے والا پہلے غریب اور پریشان حال ہوتا ہے دوسرا وہ اپنی عزت بھی ان لوگوں کی وجہ سے گنوا بیٹھتا ہے اس کا جو بھرم محلے میں بنا ہوتا ہے وہ ختم ہو جاتا ہے۔یہی ایجنٹس پہلے اُسے اپنے پلیٹ فارم پر لے کر آتے ہیں اپنی سیل (فروخت) بڑھانے کے لیئے بڑے مکھن ملائی لگا کر پیش کرتے ہیں جب وہ ان کے جال میں پھنس کر کُچھ خرید لیتا ہے اور کوئی ایک دو قسط ادا نہی کر پاتا تو بعد میں اس کے ساتھ غنڈہ گردی پر اُتر آتے ہیں۔یہی حال بینکس کا ہے جب وہ قرضہ دیتے ہیں اللہ اللہ کر کے اگر کسی کا قرضہ پاس ہوتا ہے چاہے کچھ گِروی رکھ کے یا کِھلا پلا کے تو بعد میں اس کو بھی ایسے حالات سے گزرنا پڑتا ہے اگر کوئی قسط شاٹ ہو تو۔اس طرح

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

کی کافی مثالیں ہیں مگر ہمیں یہ سوچنا چاہیئے کہ کیا ہم ٹھیک کر رہے ہیں اپنے ساتھ جس چیز سے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ نے سختی سے منع فرمایا ہم وہی کر رہے ہیں قرضے کے ساتھ سُود بھی ادا کر رہے ہیں قرضہ لینے یا اپنے جائز کام کے لیئے پیسے بھی کِھلا رہے ہیں۔

ایسے میں رشوت کے لیئے اللہ پاک قرآن میں فرماتا ہے ''رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں'' تو بے فِکر ہو جائیں چاہے آپ کا کام جائز بھی ہو اور آپ مِٹھائی کے نام پر رشوت دیں۔ مگر یہ آیۃ ایک سچ ہے جسے کوئی نہی جھُٹلا سکتا۔ اسی طرح سُود کے بارے میں رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں کہ ''سُود کھانے والا اللہ اور اسکے رسول ﷺ کا کُھلا دُشمن ہے''۔

یہ کام اگر بحثیت مسلمان اگر کرے تو سوچ لے وہ اپنے آپ کو کہاں کھڑا پائے گا۔ یہ بھی اشرف المخلوقات انسان ہی سرانجام دے رہا ہے اور اس سے بڑی بات مسلمان بھی ہے۔ اس کے علاوہ ایسے کئی کام ہیں جو انسان کر رہا ہے مگر مخفی (پوشیدہ) ہیں۔ جیسے کے زنا، چوری، قتل، زنا بالجبر وغیرہ۔

جس نے طمع کو اپنا شعار بنایا، اس نے اپنے کو سُبک کیا اور جس نے پریشان حالی کا اظہار کیا وہ ذلت پر آمادہ ہو گیا، اور جس نے اپنی زبان کو قابو میں نہ رکھا اُس نے خود اپنی بے وقعتی کا سامان کر لیا۔ ڈرو ڈرو اس لیئے کہ بخدا اس نے اِس حد تک تمہاری پردہ پوشی کی ہے کہ گویا تمہیں بخش دیا ہے۔

جس نے طُول طویل امیدیں باندھیں اس نے اپنے اعمال بگاڑ لیئے۔

اللہ سے کچھ تو ڈرو چاہے وہ کم ہی کیوں نہ ہو اور اپنے اور اللہ کے درمیان کُچھ تو پردہ رکھو چاہے وہ باریک ہی سا ہو۔

فرشتے۔۔۔

اللہ پاک کی ایک مخفی مخلوق میں فرشتے بھی آتے ہیں جو ہمیں نظر نہی آتے مگر ہر جگہ موجود ہیں انسان

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

اشرف المخلوقات والے باب میں تھوڑا سا ذکر کیا تھا فرشتوں کو دیکھنا نبیوںؑ کا خاصہ ہے۔فرشتوں کے بارے مگر یہاں ان کی تھوڑی تفصیل بیان کردوں۔قرآن مجید کے مطالعے سے یہ بات تو معلوم ہوتی ہے کہ انسان (حضرت آدمؑ) کی تخلیق سے پہلے فرشتے موجود تھے۔مگر وہ کس وقت پیدا کیئے گئے اس کا تعین نہ قرآن میں موجود ہے نہ کسی صحیح حدیث میں۔(واللہ اعالم)

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نور سے پیدا کیا۔یہاں سوال اُٹھتا ہے وہ کونسا نور ہے جس سے فرشتوں کو پیدا کیا ؟اس سوال کا جواب قرآن وسنت میں کہیں مذکور نہیں اور نہ ہی عقلی طور پر ہم اس کا ادراک کر سکتے ہیں کہ وہ کونسا نور تھا؟ فرشتے انسان کی نسبت عظیم مخلوق ہیں اور خود فرشتوں میں بھی بعض چھوٹے اور بعض بڑے ہیں۔بعض دو دو پروں والے اور بعض چھ چھ سو پروں والے۔انسان کے دماغ میں اکثر سوال آتا کہ فرشتوں کا قد وقامت اور ہیئت کیسی ہوگی؟ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے کہ

''اللہ تعالیٰ کے لیئے ہی تمام تعریفیں ہیں جو (ابتداء) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور دو دو تین تین چار چار پروں والے فرشتوں کو اپنا پیغمبر (قاصد) بنانے والا ہے مخلوق میں جو چاہے زیادتی کرتا ہے یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے''

حضرت جبرائیلؑ کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ان کی اصلی پیدائشی صورت میں دو مرتبہ دیکھا ہے میں نے جب انہیں آسمان سے اُترتے دیکھا تو ان کا وجود آسمان اور زمین میں پھیلا ہوا تھا (بعض روایات میں ان کے وجود نے سارا افق گھیر رکھا تھا اور ان کے چھ سو پر تھے) اسی طرح وہ فرشتے جنہوں نے عرش اُٹھا رکھا ہے ان کے قد وقامت پر نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے ان میں سے ایک فرشتے کی قد وقامت بیان کرنے کی اجازت ملی ہے (اور اس کا وجود کتنا بڑا ہے اس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے) اس کے کان کی لو سے کندھے تک کا حصہ اتنا لمبا ہے جتنی کہ سات

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

سوسال کی مسافت ۔قرآن وسنت کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے مجموعی طور پر خوبصورت ہیں مگران میں بعض فرشتوں کواللہ پاک نے ہیبت ناک شکلیں بھی عطاء کررکھی ہیں مثلاً موت کے وقت آنے والے فرشتوں کی شکل وصورت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب میت دفنائی جاتی ہے تواس کے پاس دوسیاہ رنگ کے، نیلی آنکھوں والے فرشتے آتے ہیں ان میں سے ایک کومنکراوردوسرے کونکیر کہتے ہیں ۔بعض روایات میں ہے کہ ان کی آنکھیں تانبے کی دیگچوں کے برابر ہیں دانت گائے کے سینگ کی طرح اورآواز بجلی کی کڑک کی طرح (گرج دار) ہے ۔فرشتے مونث نہی ہیں باقی رہا یہ سوال کہ کیا یہ مذکر ہیں تواس کا جواب یہ ہے کہ یہ مذکر بھی نہی اورمونث بھی نہی ہیں ۔ بلکہ اللہ پاک نے انہیں رحمٰن کے بندے قرار دیا ہے ۔ جب یہ ظاہر ہے کہ فرشتے نا تو مذکر ہیں نا مونث تو پھران میں شادی بیاہ کا سوال ہی نہی اُٹھتا اورنہ ہی اللہ پاک نے ان میں جنسی خواہشات پیدا کیں ۔ جب شادی بیاہ نہی تو پھران میں اولاد کیسی ۔لہذا فرشتوں کی نسل نہی بڑھتی اوراسی طرح اللہ پاک نے انہیں کھانے پینے سے بھی بے نیاز کردیا ہے ۔اس کی وضاحت قرآن پاک نے کردی ہے کہ

’’اورہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابرہیمؑ کے پاس خوشخبری لے کر پہنچے اورسلام کہا توانہوں نے بھی جواب سلام کہااوربغیر کسی تاخیر کے گائے کا بھُنا ہوا بچھڑا لے آئے اب جوابراہیمؑ نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ گوشت کی طرف نہی بڑھ رہے توانہیں انجان پا کر دل ہی دل میں خوف کھانے لگے تو فرشتوں نے کہا کہ ڈرو نہی ہم تو قومِ لُوط کی طرف بھیجے ہوئے آئے ہیں‘‘

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو یہ قدرت عطاء کررکھی ہے کہ وہ کوئی بھی صورت اختیار کرلیں ۔ یہ صورت کسی انسان کی بھی ہوسکتی ہے جسے دیکھنے والے پہچان لیں اورکسی مجہول الحال شخص کی بھی ہوسکتی ہے ۔انسانوں کے علاوہ کسی ذی روح کی صورت اختیار کرنے کی فرشتوں کوطاقت ہے یا نہی اس کے

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

بارے میں قرآن وسنت میں کوئی واقعہ تو نہی ملتا تاہم انسانی شکلوں کے علاوہ دیگر شکلوں کے اختیار کرنے کی قدرت بھی اللہ تعالیٰ نے عطاء کر رکھی ہوگی۔فرشتے انسانوں کے دلوں میں خیر ڈالتے ہیں ۔اللہ پاک نے ہر انسان کے ساتھ ایک فرشتہ اور ایک شیطان مامور کیا ہے شیطان برے وسوسے اور خیالات پیدا کرتا ہے جبکہ فرشتہ اچھے خیالات پیدا کرتا ہے۔فرشتے انسانوں کو گھیرے ہوئے ہیں اِرشاد باری تعالیٰ ہے

''تم میں سے کسی کا اپنی بات کو چھپا کر کہنا یا بلند آواز میں کہنا جو رات کو چھپا ہوا اور جو دن میں چل رہا ہو سب کچھ اللہ پر برابر و یکساں ہے۔اس کے پہرے دار (فرشتے) انسان کے آگے پیچھے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں''

چار بڑے فرشتے ہیں ایک حضرت جبرئیلؑ جو حکمِ الہیٰ کو اللہ پاک کے نبیوں ؑ تک پہنچانے کا کام کرتے ہیں دوسرے حضرت عزرائیلؑ ہیں جو اللہ پاک کے حکم سے انسانوں کی رُوح قبض کرتے ہیں تیسرے حضرت میکائیلؑ ہیں جو اللہ پاک کے حکم سے بارش برسانے کا کام کرتے ہیں اور چوتھے حضرت اسرافیلؑ ہیں جو قیامت والے دن صُور پھُونکنے کا کام کریں گے۔

فرشتوں کی تعداد کے بارے میں تو صرف اللہ پاک کو عِلم ہے مگر چند مزید فرشتوں کا آپ کو بتاتا چلوں جو درج ذیل ہیں۔

جہنم کے فرشتے جنت کے فرشتے (جنت کے پہرے دار)

کراماً کاتبین (لوگوں کے اعمال لکھنے والے فرشتے)

منکر نکیر (قبر میں سوال وجواب کرنے والے فرشتے)

عذاب کے فرشتے (جو دُنیا میں گنہگاروں کو مشکلات اور عذاب میں مبتلا کرتے ہیں)

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

عرش کو اُٹھانے والے فرشتے

رحمت کے فرشتے (جو مومنوں کے لیئے رحمت بنتے ہیں)

اس طرح لاکھوں بلکہ لاتعداد فرشتے ہیں جو اللہ پاک کے حکم سے اپنے اپنے کام سرانجام دے رہے ہیں۔

حُور (حُور کی تخلیق)۔۔۔

حور کے بارے میں تو سب نے سُن رکھا ہوگا کہ جنتی لوگوں کو جنت میں انعام کے طور پر حوریں عطاء کی جائیں گی۔ بعض اوقات انسان کے دماغ میں ایک سوال آتا ہے کہ حور کیا ہوگی کتنی خوبصورت ہوگی کیسی ہوگی؟ تو اس کا پتہ تو قرآن سے ملتا ہے کہ حور بہت ہی خوبصورت ہوگے بڑی بڑی آنکھوں والی ہوگی۔ تو بعض اپنے دماغ میں اس کا نقشہ تیار کر لیتے ہیں۔ چلیں دیکھتے ہیں حور کی تخلیق کیسے ہوئی؟

حوروں کو زعفران سے پیدا کیا گیا۔ اللہ پاک کے دوست کے لیئے جنت میں ایک ایسی بیوی ہوگی جس کو آدم وحوّا نے نہی جنا بلکہ وہ تو زعفران سے پیدا کی گئی ہے۔ حضور اکرم ﷺ سے حوروں کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

''حوریں تین چیزوں سے پیدا گئی ہیں ان کا نچلا حصہ مشک (کستوری) کا ہے ان کا درمیانہ حصہ عنبر کا ہے اور اوپر کا حصہ کافور کا ہے ان کے بال اور ابرو سیاہ نُور سے ان کا خط کھینچا گیا ہے'' (ترمذی کذا فی التذکرۃ)

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اللہ پاک نے حورعین کو پاؤں کی انگلیوں سے اس کے گھٹنے تک زعفران سے بنایا اور اس کے سینے سے گردن تک شعلہ کی طرح چمکنے والے عنبر سے بنایا اور اس کی گردن سے سر تک سفید کافور سے تخلیق کیا ہے اور اس کے اوپر گُلِ لالہ جیسی ستر پوشاکیں ہوں گی جب وہ سامنے آتی ہے تو اس کا

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

چہرہ زبردست نور سے چمک اٹھتا ہے جیسے دنیا والوں کے لیئے سورج چمکتا ہے۔اور وہ جب سامنے آتی ہے تو اس کے پیٹ کا اندرونی حصہ لباس اور جلد کی باریکی کی وجہ سے دکھائی دیتا ہے اس کے سر میں خوشبودار کستوری کے بالوں کی چوٹیاں ہیں ہر ایک چوٹی کو اٹھانے والی ایک خدمت گار ہوگی جو اس کے کنارے کو اٹھانے والی ہوگی یہ حور کہتی ہوگی یہ انعام ہے دوستوں کا اور بدلہ ہے ان کے اعمال کا جو وہ بجا لاتے تھے۔(التذکرۃ ۵۶۰)

(عینا) جنت میں ایک حور ہے جس کا نام عینا ہے جب وہ چلتی ہے تو اس کے اِرد گرد ستر ہزار خدمت گزار لڑکیاں چلتی ہیں یہ حور کہتی ہے کہ کہاں ہیں امر بالمعروف کرنے والے اور نہی عن المنکر کرنے والے میں ان کا انعام ہوں۔

(لعبہ) جنت میں ایک حور ہے جس کا نام لعبہ ہے اس کو چار چیزوں سے پیدا کیا گیا مشک، کافور، زعفران، عنبر۔اور اس کا گارا نہرِ حیوان کے پانی سے گوندھا گیا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو جا تو وہ ہوگئی (وہ ایسی حور ہے) جس پر جنت کی ساری حوریں عاشقہ ہیں اگر وہ سمندر میں تھوک دے تو اس کو شیریں کر دے اس کی گردن پر لکھا ہے جو مجھ جیسی کو تلاش کرتا ہے تو اسے میرے رب کی اطاعت وفرمانبرداری کرنی چاہیئے۔(تنبیہ الغافلین ۳۳)

جنات۔۔۔

لفظ جن کا لغوی معنی سِطر اور خِفا کے ہیں خِفا مطلب پوشیدہ ہونا چونکہ یہ ہماری نگاہوں سے پوشیدہ ہیں اِس لیئے اللہ پاک نے اِن کا نام جِن رکھا شاید۔ایک روایت ہے کہ جِنات کو اِنسانوں سے دو ہزار سال قبل پیدا کیا لیکن باضابطہ طور پر نہی کہا جا سکتا کہ کب پیدا فرمایا گیا۔جِنات اللہ پاک کی طرف سے پیدا کردہ ایک مخلوق ہے جو مختلِف قِسم کے اجسام رکھتی ہے یہ رُوح کی طرح لطیف بھی ہے اور کثیف جِسم بھی

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

رکھتے ہیں جنہیں با قاعدہ طور پر محسوس کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ بُخاری شریف میں رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ایک جِن کو گردن سے اُٹھا کر زمین پر گرایا تو اُس کی زبان کی ٹھنڈک کو میں نے اپنے ہاتھ پر محسوس کیا اِس کا مطلب ہے کہ اِن کا احساس ہوتا ہے۔ یہ ایک طویل روایت ہے اس کا ایک چھوٹا حصہ بیان کیا ہے۔ یہ اللہ پاک کی طرف سے پیدا کردہ ایک ناری مخلوق ہے۔ جیسے اِنسان مِٹی سے بنایا گیا ہے اِس طرح اِن کو آگ سے بنایا گیا ہے۔ جیسے اِنسان کی اصل مِٹی ہے نہ کہ ہمارے جِسم میں مِٹی ہے اِس طرح ان کی اصل آگ ہے۔ ایسا نہی کہ کوئی شیطان (جِن) پاس کھڑا ہو تو جَلا دے گا جیسے اُوپر حدیث بیان کی گئی ہے کہ جب رسول پاک ﷺ نے گردن سے پکڑ کر گرایا تو جِن کی زبان کی ٹھنڈک کو محسوس کیا اگر گرم ہوتا تو ایسا نہی ہوتا۔ جِنات کو اِن کی اصل شکل میں دیکھنا صرف انبیاءؑ کا خاصہ ہے۔ اللہ پاک تو دیکھ ہی سکتا ہے۔ باقی عام لوگ اِن کو اِن کی بدلی ہوئی شکل میں دیکھ سکتے ہیں۔ کیوں کہ یہ کبھی کُتے کی شکل میں آتے ہیں کبھی سانپ کی شکل میں یا کسی اور جانور کی شکل میں آتے ہیں۔ انسان کی شکل میں بھی آ سکتے ہیں۔ تو اِس صورت میں تو ہم اِن کو دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن اصل شکل میں نہی دیکھ سکتے۔ جِنات کی نسلیں بھی ہوتی ہیں قبائل بھی ہوتے ہیں اِن کی نسلیں پروان بھی چڑھتی ہیں جیسا کہ قرآن میں بھی آیا ہے کہ ''شیاطین (جِنات) کی نسل تیزی سے بڑھتی ہے بنسبت اِنسان کے'' اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ اِن کی تعداد بہت ہی زیادہ ہے۔ ایک ایک جِن کو لاکھوں کی تعداد میں بچے ہوتے ہیں یعنی بکثرت کے ساتھ اولاد پیدا ہوتی ہے۔ اِنکی عُمریں بھی طویل ہوتی ہیں۔ اِن کی تعداد اتنی بڑھ گئی کہ پوری روئے زمین کو اِنہوں نے گھیر لیا۔ یہ عبادت گزار تھے پہلے پھر اِنہوں نے شرارتیں شروع کر دیں فتنہ فساد شروع کر دیا ہنگامہ برپا کر کے رکھ دیا تو اللہ پاک نے اِن کے قتلِ عام کا حکم دے دیا اور فرشتوں کا لشکر بھیجا اور جِنات نے فرشتوں سے جنگ شروع کر دی فرشتوں نے اِنہیں دریاؤں

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

،سمندروں، جزیروں کی طرف دھکیل دیا۔مگر حکمِ خداوندی سے حضرت سلیمانؑ کے دورِحکومت میں دوبارہ آزاد ہوگئے۔اکابرین واولیاء کا مشاہدہ ہے کہ اِن میں باقاعدہ نِکاح ہوتا ہے۔اِس سے واضح ہوتا ہے کہ اِن میں شادیاں بھی ہوتی ہیں۔چونکہ یہ اِنسان کے مکلِف ہیں اِس لیئے جیسے ایک مسلمان نکاح کر کے عورت کو اپنے اوپر ہلال کرتا ہے یہ مکلِف کرتے ہیں۔مگر جو جِنات مسلمان ہیں وہ تو ویسے ہی کرتے ہیں جیسے اِنسان نِکاح کرتا ہے۔کیونکہ رسول پاک ﷺ صرف انسانوں کے نبی نہی بلکہ ہر جِن واِنس کے نبی ﷺ تھے۔ایسے ہی جنات میں سے بھی کچھ رسول ﷺ پر ایمان لے آئے اور کچھ کافر ہی رہے۔کیوں کہ اللہ پاک نے جِنات کو شعور دیا ہے کہ بات مانیں یا نا مانیں۔انسانوں کی طرح اِن میں بھی فِرقے بن جاتے ہیں۔اور بروز قیامت اِن کا بھی حساب ہوگا اِن کے اعمال کے حساب سے اِنکی بھی پکڑ ہوگی۔اللہ پاک سورۃ الرحمٰن میں جیسے فرماتے ہیں ''اے جِن واِنس تم خدا کی کون کون سی نعمتوں کو جھُٹلاؤ گے'' اِس کا مطلب ان کو بھی اللہ پاک نعمتوں سے نواز رہا ہے۔تو ظاہری سی بات ہے نعمتوں کا حساب بھی ہوگا اور اعمال کا بھی۔جِنات کی موت کی بات کریں تو ان کو بھی موت آتی ہے۔مگر صرف ایک جِن جس کا نام اِبلیس ہے جس کو شیطان ملعون کے نام سے جانا جاتا ہے وہ قیامت تک زندہ رہے گا اور اِنسانوں کو بہکاتا رہے گا۔جب ابلیس بُوڑھا ہوتا ہے تو اللہ پاک کے حکم سے دوبارہ جوان ہو جاتا ہے۔جنات منافق نہی ہوتے یہ یا تو مسلمان ہوتے ہیں یا پھر سرکش۔شیطان جنات کا سردار ہے اور تمام جنات اللہ پاک کی بنائی ہوئی مخلوق ہے۔اللہ پاک نے اپنی مخلوق جنات،فرشتے اور انسان کے درمیان پردہ ڈال رکھا ہے۔انسان ان کو نہی دیکھ سکتے مگر یہ انسان کو دیکھ سکتے ہیں۔جنات کی رہائش کی بات کریں تو اِن کی رہائش کا مسکن ہماری زمین ہی ہے۔مسلمان جِنات اُونچی جگہ جیسے پہاڑوں کی بلندیوں پر رہتے ہیں۔اور کافر جِنات ویرانے چٹیل میدانوں میں رہنا پسند کرتے ہیں۔اور خبیس

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

جنات بیت الخلا، کوڑا کے ڈھیر، شراب خانے یا پھر اور کوئی غلیظ جگہ پسند کرتے ہیں۔ جنات معجزات نہی کر سکتے بلکہ شعبدہ بازی کر سکتے ہیں جن کا مقصد صرف نظر کو دھوکہ دینا ہوتا ہے جب کہ وہ چیز اپنی اصلی حالت میں موجود رہتی ہے۔ مگر نظر کا دھوکہ آپ سب کچھ دکھاتا ہے جو جنات (شیاطین) چاہتے ہیں۔ جنات خواب میں ہر شکل ورُوپ میں آسکتے ہیں پر حضورِ اکرم ﷺ کا روپ نہی لے سکتے۔ شیاطین (جنات) کی رسائی پہلے آسمان تک ہوتی ہے۔ شیاطین (جنات) ازل سے انسان سے دشمنی رکھتا ہے جب سے حضرت آدمؑ کا پُتلا بنا اور سجدے کا حکم ہوا۔ مگر شیطان (جن) نے انکار کیا متکبر ہو گیا۔ مگر مسلمان جن کبھی اِنسان سے دشمنی نہی رکھے گا۔ جنات علمِ غیب نہی جانتا۔ اس کا پتہ قرآن میں حضرت سلیمان کے واقع سے چلتا ہے کہ جنات تعمیر میں مصروف تھے اور حضرت سلیمانؑ کی رُوح قبض ہونے کے بعد بھی وہ عصاء پر کھڑے رہے یہاں تک کہ جب اُس عصاء کو دیمک نے نیچے سے کھانا شروع کیا تو وہ عصاء ٹوٹا اور آپؑ زمین پر تشریف لائے۔

اب جنات کی اقسام کی بات کریں تو انکی ایک قسم کسی گھر میں سکونت اختیار کر لیتی ہے۔ اور وہاں کے رہنے والوں کو ڈراتی اور دکھ تکلیف دیتی ہے۔ دنیا میں ایسا کوئی نہ کوئی گھر ضرور ہوتا ہے۔ جس میں یہ رہتے ہیں۔ لوگ اکثر ایسے گھر کو آسیب زدہ کہتے ہیں۔ یہاں جنات مختلف حرکات کرتے ہیں۔ یہ قسم غیر آباد اور تاریک گھر میں بھی اپنا بسیرا کر لیتی ہے۔ دوسری قسم اُن خبیس جنات (شیاطین) کی ہے جو انسانوں پر مسلط ہو جاتے ہیں۔ جس سے اُن کی صحت خراب ہو جاتی ہے اور سخت لا علاج مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جو حکیموں اور ڈاکٹروں سے ہرگز علاج پذیر نہی ہوتے۔ بعض اوقات اِسی قسم کے جنات اِنسان کے کسی خاص حصے کو متاثر کرتے ہیں۔ تو وہ حصہ مفلوج یا بے کار ہو جاتا ہے یا اُس جگہ پر کوئی زخم نمودار ہو جاتا ہے۔ جو لوگ اِس چیز کا اِنکار کرتے ہیں گویا وہ قرآن کا انکار کرتے ہیں کیوں کہ

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

قرآن میں جب حضرت یعقوبؑ نے کہا کہ شیطان نے مجھے چُھو کر اپنے آسیب سے مجھے غم دکھ اور عذاب میں مبتلا کر دیا ہے۔ بعض اوقات یہ جب انسانوں پر مسلط ہو جاتے ہیں یا کوئی سفلی جادو گر مسلط کرتا ہے تو یہ انسانوں کو طرح طرح کی تکالیف میں مبتلا کرتے ہیں۔ اِس قِسم کے جنات کو تسخیر کیا جا سکتا ہے۔ جنات کی ایک قِسم پرندوں کی طرح ہوا میں چکر لگاتی ہے اِسی قِسم کے جنات حضرت سلیمانؑ کا تخت اُٹھائے پھرتے تھے۔ جنات کی ایک قِسم درختوں، جھاڑیوں، جنگلوں یا پھر خالی پلاٹوں پر رہتے ہیں۔ یہ ان جگہوں میں مختلف اشکال میں پھرتے ہیں اِن میں بعض بہت چھوٹے اور بعض بہت بڑے ہوتے ہیں۔ اس قِسم کے جنات رنگ برنگ سبز، سرخ اور ذرد وردیوں میں ملبوس ہوتے ہیں۔ یہ قِسم باغ باغیچے جہاں پھُول بکثرت ہوں وہاں بھی موجود ہوتے ہیں۔ خوبصورت جوان لڑکیاں اور عورتوں پر مسلط ہو جاتے ہیں۔ اور ان سے اِنسان کی طرح مباشرت کرتے ہیں جماع کرتے ہیں اور بہت خراب کرتے ہیں۔ جنات کی ایک قِسم زانی اور شہوانے جنات (شیاطین) کی ہوتی ہے۔ جو جوان مَردوں ،عورتوں اور خوبصورت جوان لڑکیوں پر مسلط ہو کر غلط ترغیب دیتے ہیں۔ اِس گروہ میں لُوطی جنات (شیاطین) بھی ہوتے ہیں۔ جو مردوں سے قوی فعل کا اِرتکاب فاعلی اور مفعولی صورت میں کرتے اور کرواتے ہیں۔ وہ ہرگز اِس فعل سے باز نہی آتے۔ بعض اشخاص جوان اور خوبصورت لڑکیوں کو چھوڑ کر اُن سے منہ پھیر کر دیوانہ وار دِن رات فطری وضع کے خلاف فعل کرتے ہیں۔ اور بعض مفعولیت کی صورت میں مرتے دم تک یہ شرمناک فعل کروائے جاتے ہیں اور ذرا نہی شرماتے۔ بعض مرد اپنی بیویوں سے یہ فعل کرتے ہیں۔ ایسے مرد یا عورت جِن پر یہ جنات مسلط ہوتے اِن کا علاج ذرا مشکل ہوتا ہے۔ اِسی طرح اِس روئے زمین پر کافی اقسام موجود ہیں۔

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

جِنات اِنسان کے جسم میں کیسے داخل ہوتے ہیں؟۔۔۔

انسان کے جسم میں داخل ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں اُن میں سے ایک وجہ اِنتقام ہوتی ہے کہ کبھی انسان غفلت میں جنات کو یا اُن کے بچوں کو کسی قِسم کا کوئی نقصان پہنچا دیتا ہے۔اس کی وجہ سے وہ غصہ میں آ کر انتقام لینا چاہتے ہیں۔سرکشی اور شرارت کی وجہ سے انسان کے جسم میں داخل ہوتے ہیں۔کبھی کبھی کِسی انسان پر عاشق ہو جاتے ہیں۔اور اس طرح کی مختلف وجوہات ہوتی ہیں جن کی وجہ سے انسان کو اندر داخل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔دوسری وجہ انسان کے جسم میں داخل ہونے کی جادُو ہوتا ہے۔کہ جب کوئی جادوگر کسی اِنسان پر جادو کرنا چاہتا ہے تو وہ شیطان کی پُوجا کرتا ہے اور درخواست کرتا ہے کہ فلاں آدمی کو نقصان پہنچانا ہے لہذا شیطان اپنے جِنات کو بھیجتا ہے اور وہ جنات انسان کے اندر داخل ہو کر مختلف بیماریوں اور نقصان کا موجب بنتے ہیں۔بعض اوقات اندر داخل نہی ہو سکتے مگر باہر سے چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں۔گھر میں برتن اُٹھا اُٹھا کر پھینکتے ہیں یا کپڑے پھاڑ دیتے ہیں یا اس انسان کے جسم پر کٹ لگا دیتے ہیں۔اور بعض اوقات انسان سویا ہوتا ہے تو کوئی اُسے تھپڑ لگا دیتا ہے لیکن جب انسان جاگتا ہے تو کوئی بھی نہی ہوتا۔یا برے ڈراؤنے خواب دِکھاتے ہیں۔اس طرح سے یہ باہر رہ کر چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ انسان کے جسم کے اندر داخل کیسے ہوتے ہیں۔یہ بڑا اہم سوال ہے اور سمجھنے والا ہے تو اِس کا جواب یہ ہے کہ انسان کے اندر چار راستوں سے داخل ہوتے ہیں۔پہلا یہ ہے کہ جو انسان کے مسام ہوتے ان مساموں کے زریعے داخل ہونے کی کوشش کرتے ہیں انسان کے جسم میں لاکھوں مسام ہیں باریک باریک جہاں سے پسینہ نکلتا ہے۔اور اہم بات تو یہ ہے کہ ان مساموں کے زریعے سے یا کسی بھی زریعے سے داخل ہونا کوئی آسان کام نہی ہے ایسا نہی کہ جب دل کرے انسان کے اندر داخل ہو گیا اور جب دل کیا باہر آ گیا۔بلکہ جنات کو انسان میں داخل

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

ہونے کے لیئے بڑے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں بڑی محنت کرنی پڑتی پڑتی ہے بڑی کوشش کرنی پڑتی ہے ۔اور اپنی جان ہتھیلی پر رکھنی پڑتی ہے۔کیوں کہ جب جنات انسان میں داخل ہونے لگے تو عین اس وقت انسان کوئی اللہ پاک کا ذکر کردے اعوذ باللہ پڑھ لے تو جن وہیں جل کر ہلاک ہوجاتا ہے یا بھاگ جاتا ہے۔تو اِس سے پتہ چلتا ہے کہ جنات کو یہ کام اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر کرنا پڑتا ہے۔ظاہر ہے ہم پر جادو ہوجائے تو ہمیں کتنی تکلیف میں سے گزرنا پڑتا ہے اذیت سہنی پڑتی ہے۔اِسی طرح انسان کے جسم میں جنات کے لیئے داخل ہونا کوئی آسان کام نہی ہوتا۔کیوں کہ داخل ہوتے وقت آدمی نے اللہ کا ذکر کرلیا یا بسم اللہ یا اعوذ باللہ پڑھ لیا تو وہ وہیں جل کر ختم ہوجائے گا۔جیسے میں نے شروع میں عرض کیا کہ جنات انتقام شرارت عاشق ہونا کی وجہ سے داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے یا پھر کسی جادوگر کے بھیجنے کی وجہ سے داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے۔جو جنات جادوگر بھیجتا ہے ان کے داخل ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ انسان کے پاس آکر کھڑے ہوجاتے ہیں اور موقع کی تلاش میں ہوتے ہیں کہ کس وقت انسان غافل ہو اور ہمیں داخل ہونے کا موقع مل سکے۔تو وہ ایسے کونسے مواقع ہیں جن کی تلاش کے لیئے جن اِردگرد پھرتا رہتا ہے۔اب اس بات کو سمجھنا ضروری ہے کہ ایسے کونسے مواقع ہیں جو جن چاہتا ہے اور داخل ہونے کا انتظار کرتا ہے۔تو پانچ چھ ایسے مواقع ہیں جن کے بارے میں ہم جان لیں اور ان موقعوں پر احتیاط کریں۔ان میں سے سب سے بڑا موقع ہے جب انسان کو غصہ آتا ہے کیوں کہ غصے میں انسان کے مسام پھُول جاتے ہیں اور سوراخ بڑے ہوجاتے ہیں اور پھر وہ آسانی سے داخل ہوسکتا ہے۔چنانچہ یہی وجہ ہے کہ رسول ﷺ نے ہمیں تعلیم کہ جب غصہ آئے تو فوراً اعوذ باللہ پڑھیں چونکہ غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور عین ممکن ہے جو جن باہر کھڑا ہے جو جادوگر نے بھیجا ہے آپ پر جادو کرنے کے لیئے اُسی نے آپ کو غصہ دِلایا ہوتا کہ اِس کوپ کے اندر داخل ہونے کا موقع مِل سکے۔دُوسرا

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

موقع ہوتا ہے انتہائی خوف وغم کی حالت میں انسان جب خوفناک حالت میں چلا جاتا ہے ڈر جاتا ہے یا انتہائی غم کی حالت میں چلا جاتا ہے کہ جیسے اچانک والد یا والدہ فوت ہو جائے یا کوئی اور قریبی رشتہ دار جس کو انسان کا بہت دکھ ہوا ہو اس انتہائی غم کی حالت میں بھی جنات (شیاطین) کو انسان کے اندر داخل ہونے کا موقع مل جاتا ہے جو کسی جادوگر نے بیچھے ہوتے ہیں۔ اِس لیئے ہمیں تعلیم دی گئی ہے کہ ہم کسی بھی حالت میں حدود سے باہر نہ نکلیں۔ غصہ آجانا اتنی بڑی بات نہی لیکن غصہ میں ہم اُن حدود کو تجاوز نہ کریں جو اللہ پاک نے مقرر کر رکھی ہے۔ اِسی طرح غم انسان کے اندر آجانا اتنی بڑی بات نہی ہے لیکن غم کی حالت میں اُن حدود کو نہ پھلانگیں جو اللہ پاک نے مقرر کی ہے۔ تیسری وجہ انتہائی خوشی کی حالت ہے جب انسان کو کوئی اچانک خوشخبری ملتی ہے تو خوشی کی حالت میں حدود سے باہر ہو جاتا ہے تو اُس وقت جو شیاطین جادوگر نے بیچھے ہوئے ہوتے ہین اُنکو موقع مِل جاتا ہے داخل ہونے کا۔ یہی وجہ ہے کہ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ شریعت اسلام نے ہمیں کسی بھی حالت میں چاہے خوشی ہو یا غم ہو یا پھر غصہ ہو ہمیں حدود تجاوز کرنے کا حکم نہی دیتا۔ اِسی طرح چوتھا موقع وہ ہے جب جنات کو با آسانی جسم میں داخل ہونے کا موقع مِلتا ہے وہ شہوت کی حالت ہے اور انسان اپنی اس شہوت کو غلط راستے سے پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ وہ موقع ہوتا ہے جب شیاطین کو جسم میں داخل ہونے کا موقع ملتا ہے۔

اور پانچواں موقع یہ ہوتا ہے جب ہمارے کھانے پینے کی اشیاء اُوپر سے ڈھکی نہی ہوتی کھلی ہوتی ہیں۔ ان پر شیاطین جنات آکر بیٹھ جاتے ہیں جو جادوگر کے بیچھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور جس وقت ہم وہ کھاتے ہیں تو وہ منہ کے زریعے ہمارے جسم میں چلے جاتے ہیں۔ اس لیئے ہمیں حکم ہے کہ ہم کھانے پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیا کریں اِس سے وہ شیاطین جنات یا تو جل کر ہلاک ہو جاتے ہیں یا پھر بھاگ جاتے ہیں۔ اس طرح چھٹی وجہ جمائی ہے جب ہم جمائی لیتے ہیں تو وہ منہ کے زریعے جسم میں

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

داخل ہوجاتے ہیں اس لیئے حکم ہے جب جمائی آئے تو اپنا ہاتھ اُلٹا کر کہ منہ پر رکھ لیں۔ یہ تو تھے چند طریقے کہ کیسے جنات جسم میں داخل ہوتے ہیں۔اب کچھ لوگ سوال کرتے ہیں کہ یہ کام تو ہوتے رہتے ہیں کافر لوگ تو بسم اللہ پڑھتے ہی نہی تو کیا اِن میں بھی داخل ہوتے ہیں ظاہری سی بات ہے کہ چونکہ وہ پہلے سے ہی کافر ہیں اِن شیاطین نے ان کو کیا تنگ کرنا شیطان تو مسلمان کا کھلا دشمن ہے۔اُس نے تو مسلمان کو ہی تنگ کرنا ہے۔ہاں اگر جادوگر کے جادو کے زریعے بھیجے ہوئے جنات شیاطین کی بات کریں تو وہ تو ہر پر اثر رکھتا ہے چاہے مسلمان ہو یا کافر ہو۔یا ویسے جنات انتقام لینا چاہیں جیسا کہ پہلے عرض کر چُکا ہوں تو پھر مسلمان کیا کافر کیا۔

عورتوں پر ہی زیادہ جنات یا جادو کا اثر کیوں ہوتا ہے؟۔۔۔۔

اِسکی پہلی وجہ یہ ہے کہ عورتیں عام طور پر مردوں کے مقابلے میں کمزور عقیدے والی ہوتی ہیں تو ہم پرست ہوتی ہیں۔ڈرپوک ہوتی ہیں غلط قسم کے نظریات کا شکار ہوجاتی ہیں۔غلط خیالات سوچنے لگتی ہیں۔غلط اعمال کا شکار ہوجاتی ہیں۔اور یہ چیزیں بالا آخر اُنہیں جنات شیاطین جادو کے نرغے میں پھنسا دیتی ہیں۔دوسری وجہ یہ ہے کہ عورتیں مردوں کی نسبت زیادہ ڈرپوک ہوتی ہیں۔جادوگر شیطان کی پوجا کرتا ہے اور شیطان کے آگے کام رکھتے ہیں کہ فلاں بندے پر جادو کرنا ہے تو شیطان اپنے چھوٹے شیطان (جِن) کو حکم دیتا ہے کہ جاؤ فلاں بندے کو فلاں تکلیف میں مبتلا کردو۔تو اللہ پاک نے انسان کی ایک حفاظت رکھی ہوئی ہے جِن (شیطان) فوری طور پر انسان پر حاوی نہی ہوسکتا یا اس کے جسم میں داخل نہی ہوسکتا ان کو داخل ہونے کا موقع اُس وقت ملتا ہے جب انسان ڈر جاتا ہے۔چنانچہ وہ باہر رہ کر قریب قریب رہ کر انسان کو ڈرانے کی کوشش کرتا ہے۔ڈراؤنے خواب دکھاتا ہے۔چونکہ عورتیں مرد کی

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

نسبت زیادہ ڈرپوک ہوتی ہیں تو اِس لیئے جنات ان پر جلد قابو پا لیتے ہیں۔ اِس لیئے ان پر جادو کے اثرات زیادہ ہوتے ہیں۔ ہمیں ایک چیز کا تو پتہ چل گیا کہ جنات کے اثرات اور جادو سے بچنے کے لیئے ہمیں بہادر ہونا ضروری ہے۔ اِس ڈر کو اپنے دل سے نکالیں اور اللہ پاک پر یقین رکھیں۔ لہذا اگر ہمارا اس بات پر کامل یقین ہو کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص رات کو سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ کر سوتا ہے تو اللہ پاک ایک فرشتہ اس کی حفاظت پر مامور کر دیتا ہے۔ تو ہمارا یقین ہونا چاہیئے کہ ایسا کرنے کے بعد فرشتہ ہماری حفاظت کو پہنچ چُکا ہے۔ تو جنات (شیاطین) ہمارے قریب نہی آئیں گی۔ تیسری وجہ بہت ہی خاص ہے اور اہم وجہ ہے اور میرے خیال میں عورتوں پر جنات اور جادو کی اہم وجہ یہ ہے۔ وہ یہ کہ عورتوں کے حیض والا کپڑا جو ہوتا ہے اس کو بے احتیاطی کے ساتھ پھینک دینا ایک بہت بڑی وجہ ہے عورتوں پر جادو اور جنات کے اثرات کی۔ جادوگروں کے بعض جادو ایسے ہوتے ہیں جو حیض کے خون سے لکھے جاتے ہیں۔ جب عورتیں جادوگروں یا عاملوں کے پاس جاتی ہیں تو وہ اِن کو حیض والا کپڑا لانے کو کہتے ہیں جن پر ان کا حیض کا خون لگا ہوتا ہے۔ یہ چونکہ گندگی ہے اور شیاطین کو گندگی پسند ہے اور جادوگر بننے کے لیئے بھی گندگی کھانی پڑتی ہے اپنا پاخانہ کھانا پڑتا ہے اپنا پیشاب پینا پڑتا ہے بہرحال عرض یہ کر رہا تھا کہ عورتوں کا حیض والا کپڑا جس کے ساتھ خون لگا ہوتا ہے اس کو اسی طرح بے احتیاطی کے ساتھ دھوئے بغیر پھینک دینا اور پھر وہ جنات کے ہاتھ لگ جاتا ہے جنات کے لیئے پھر اس عورت پر قابو پانا آسان ہو جاتا ہے۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے جو بوڑھی عورتیں ہوتی تھیں وہ اپنی بیٹی بہو کو ہدایت کرتی تھیں کہ اگر حیض والا کپڑا دوبارہ استعمال کرنا ہے تو ٹھیک دھو کے کر لو ورنہ اس کو زمین کھود کے دفن کر دو۔ یا اسے دھو کر جلا دو۔ آجکل کیا ہو رہا ہے کہ مارکیٹ میں پیڈ آ گئے ہیں تو عورتیں ایک بار استعمال کرتی ہیں پھر پھینک دیتی ہیں۔ اور اس سے بُری بات وہ جنات کے ہاتھ لگ جاتا اور جنات کے لیئے

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

اس عورت پر قابو پانا آسان ہو جاتا ہے۔ چوتھی وجہ بال ہیں وہ بال جو جڑ سے نکل جائے آپ کے انتہائی خطرناک ہے وہ کسی انسان کے پاس چلا جائے کسی عامل کے پاس چلا جائے کسی جادوگر کے پاس چلا جائے یا پھر جنات کے ہتھے چڑھ جائے تو سمجھ لیجئے کہ وہ جن یا عامل یا جادوگر آپ کے ساتھ جو کرنا چاہے کرسکتا ہے۔ عام طور پر جب کنگھی کی جاتی ہے تو اس کے ساتھ جو بال ہوتے ہیں وہ اکثر جڑ سے نکلے ہوتے یہ بال بہت ہی خطرناک ہوتے ہیں۔ عورتیں کیا کرتی ہین یہ بال لپیٹ کر رکھ دیتی ہیں اور کسی وقت باہر پھینک دیتی ہیں۔ بلکہ آجکل تو ان بالوں کی خریداری بھی ہو رہی ہے۔ ہفتہ دس دن بعد ایک بندہ آتا ہے اور سپیکر پر آواز لگاتا ہے کہ بال بیچ لو اور خواتین بال بیچ رہی ہوتی ہیں۔ بعض اوقات اپنے بچوں کو دے دیتی ہیں کہ بال بیچو اور دس روپے کی چیز لے لو۔ اب یہ بال پتہ نہی کس کام کے لئے لیتے ہیں۔ وِگ بناتے ہیں یا کسی اور کام کے لئے لیتے ہوں۔ لیکن ہمیں تو نہی پتہ۔ ویسے بھی شریعت میں اس طرح کی خرید و فروخت جائز نہی ہے۔ لیکن اگر خریدار کو پتہ ہے کہ اس گھر میں کیسی عورت رہتی ہے لڑکی ہے خوبصورت ہے پھر اگر وہ بال اُٹھائے تو خطرہ ہیا س بات کا کہ غلط فائدہ اُٹھائے گا۔ اس لیئے احتیاط ضروری ہے۔ ایک اور وجہ ہے عورتوں پر جادو کی کہ وہ چھوٹے چھوٹے مسائل کی وجہ سے جعلی عاملوں پیروں کے پاس جاتی ہیں یعنی خاوند میری بات نہی مانتا، ساس بہو کا جھگڑا وغیرہ جیسے مسائل۔ ایسے مسلئے لے کر ان عاملوں پیروں جادوگروں کے پاس پہنچ جاتی ہیں اور وہ آگے سے اتنے غلیظ قسم کے لوگ ہوتے ہیں اس کے مسلئے کو حل کرنے کی بجائے اُس عورت لو اپنے پاس پھنسا لیتے ہیں اپنے بال لے کر آؤ اپنے کپڑے لے کر آؤ ہمیں حساب کرنا ہے یہ کرنا ہے وہ کرنا ہے اور اُلٹا ان پر کسی جن کو مسلط کر دیتے ہیں جادو کر دیتے ہیں تا کہ وہ پیسے دیتی رہیں پھنسی رہیں اور کہیں اور نہ جائیں۔ ایک وجہ یہ بھی ہے عورتوں کو شک ہوتا ہے ہوتا کچھ نہی بس نفسیاتی بیمار ہوتی ہیں یا کوئی پریشانی ہوتی ہے ایسے میں کوئی کہہ

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

دے بلاوجہ ہی کہ آپ پر جادو ہے تو اسے سچ سمجھ جاتی ہیں کہ ہم پر جادو ہے۔ یہ تھیں چند وجوہات عورتوں پر جنات اور جادو کے جلدی اثر کرنے کی۔

روحِ انسانی۔۔۔

جب انسان کو موت آتی ہے تو ملک الموت اس کی رُوح قبض کر لیتا ہے۔ روح بھی ایک جسم رکھتی ہے مگر لطیف جسم رکھتی ہے مادی نہی۔ جس طرح جنات وشیاطین مادی جسم رکھتے ہیں اُس کے مقابل روح جسمِ لطیف رکھتی ہے۔ مثال کے طور پر روح دیوار کے آر پار جا سکتی ہے۔ اسی طرح مرنے والے کی جب روح نکل جاتی ہے تو وہ اپنے اگلے سفر پر روانہ ہو جاتی ہے جسے برزخ کا سفر کہتے ہیں۔ مگر روح ہر جمعرات کو اپنے گھر آتی ہے یہ دیکھنے شائد اُس کے لیئے کوئی پڑھ رہا ہو قرآن۔ جو اس کے سفر میں آسانیاں پیدا کرے۔ مگر جب اُسے ایسا نہی ملتا تو وہ مایوس واپس لوٹ جاتی ہے۔ اس لیئے اپنے بزرگ یا والدین یا بھائی بہن میں سے کوئی اس دنیا سے کوچ کر گیا ہے تو اس کے لیئے ضرور پڑھا کریں۔

باقی روح کیا ہے کس چیز سے بنی ہے یہ اللہ پاک کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔ اس لیئے انسان کے مرنے کے بعد اللہ پاک نے روح کو انسان کی نظروں سے مخفی رکھا ہے۔

اَن دیکھی مخلوق۔۔۔

ہم سمجھتے ہیں کہ صرف جنات اور فرشتے ہم سے اوجھل ہیں۔ مگر اللہ پاک نے کُچھ ایسی مخلوقات اور بھی بنائی ہیں جو ہماری آنکھوں سے اوجھل ہیں مگر اُن کا وجود ہے۔ جس کو قرآن اور سائنس دونوں نے بیان کیا ہے۔ مگر اُن کو دیکھنے کے لیئے خاص طور پر اپنی نگاہ کو سیٹ کرنا پڑتا ہے مثال کے طور پر جیسے چاند کو دیکھنے کے لیئے ھلال کمیٹی والے ایک خاص دُوربین کا استعمال کرتے ہیں اسی طرح ان کو دیکھنے کے

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

لیئے بھی خاص دوربین کا استعمال کرتے ہیں جس کو مائیکروسکوپ کہتے ہیں۔اور اِس اَن دیکھی مخلوق کو جراثیم کہتے ہیں۔اِس کو مائیکروسکوپ (الیکٹرک خوردبین) سے دیکھا جاسکتا ہے۔ان جراثیم کی ایجاد سے پہلے کسی کو گماں بھی نا تھا ایک جیتی جاگتی مخلوق ایسی بھی ہے جس نے اپنی دنیا بسائی ہوئی ہے۔مگر جب الیکٹرک خوردبین ایجاد ہوئی تو اِس نے انسان کو اس ان دیکھی مخلوق سے روشناس کروایا۔

اِس بارے میں قرآن میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

''مجھے اُن چیزوں کی قسم ہے جو تمہیں دِکھائی دیتی ہیں اور جو تمہیں نہی دکھائی دیتی''

امیرالمومنین حضرت علیؑ نے بھی ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا ہے اس غیر مرئی مخلوق کے بارے میں کہ

''اِسے اس زمین کے پروردگار جسے تو نے انسانوں کی قیام گاہ اور حشرات الارض اور چوپاؤں اور دیکھی اور اَن دیکھی مخلوق کے چلنے پھنے کا مقام قرار دیا ہے''

اس طرح کی لاکھوں بلکہ کڑوڑں ایسے جراثیم پائے جاتے ہیں جو عام آنکھ نہی دیکھ سکتی۔اور انسان کی نظروں سے مخفی ہیں۔

ہمزاد اور مئوکلین۔۔۔

عاملین کی دُنیا میں دو نام ہمیشہ سننے کو ملتے ہیں مگر نظر نہی آتے اور وہ ہیں ہمزاد اور مئوکلین۔اور انہی کے نام پر ان کی کمائی ہوتی ہے۔ہمزاد کے بارے میں اگر کہیں تو اللہ پاک نے ہر انسان کے ساتھ ایک فرشتہ اور ایک شیطان مامور کیا ہے شیطان برے وسوسے اور خیالات پیدا کرتا ہے جبکہ فرشتہ اچھے خیالات پیدا کرتا ہے۔فرشتے انسانوں کو گھیرے ہوئے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہوا ہے کہ

''تم میں سے کسی کا اپنی بات کو چھپا کر کہنا یا بلند آواز میں کہنا جو رات کو چھپا ہوا اور جو دن میں چل رہا ہو سب کچھ اللہ پر برابر و یکساں ہے۔اس کے پہرے دار (فرشتے) انسان کے آگے پیچھے مقرر ہیں جو

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں‘‘

جیسے انسان کا ایک بچہ پیدا ہوتا ہے اس کے ساتھ شیطان کا ایک بچہ پیدا ہوتا ہے جو انسان کے ساتھ ساری زندگی رہتا اور اور وسوسہ پیدا کرتا ہے اور انسان کے مرجانے کے بعد عالم برزخ میں بھی اس کے پیچھے پیچھے ہوتا ہے تا کہ ورغلا سکے۔ جب انسان کھاتا ہے یہ بھی کھاتا ہے جب انسان پیتا ہے یہ بھی پیتا ہے۔ لیکن جب انسان ذکرِ خدا کرتا ہے اُس وقت یہ دور ہو جاتا ہے جیسے نماز، قرآن پڑھنا یا کوئی تسبیح کرنا اللہ پاک کے نام کی۔

اب بات کی جائے مئوکلین کی تو یہ عاملوں کی طرف سے ایجاد کردہ ہیں حالانکہ اللہ پاک نے قرآن میں مئوکلین کا لفظ فرشتوں کے لیئے استعمال کیا ہے۔ اگر کوئی عامل دعویٰ کرے کہ اس کے پاس مئوکل یا مئوکلین ہیں تو وہ فرشتے نہی شیطان ہیں کیوں کہ فرشتے غلط کام پر آمادہ نہی ہوتے چاہے جتنا چلہ کرو اللہ پاک فرشتوں سے کہتا ہے جا کہ اس کی حاجت طلب کرو اگر جائز ہوگی تو پوری کریں گے مگر میں نے تو آج تک نہی سنا کہ کوئی عامل اچھا دعویٰ کرے ہمیشہ محبوب کو تابع کریں، سوتن کا مسلئہ وغیرہ جیسے ناجائز کاموں کی دعوت دیتا ہے اور ایسی دعوت کون دیتا ہے یہ ہم سب کو اچھی طرح معلوم ہیں۔ اور بعد میں بھی ذکر کروں گا اس کا۔

سحر (جادُو)۔۔۔

جادو ٹونہ تعویذ گنڈا ہمارے معاشرے میں کوئی نئ چیز نہی ہے۔ جادو ایک شیطانی عمل ہے۔ قرآنِ پاک نے اِسے کُفر قرار دیا ہے۔ جادو کی تاریخ حضرت سُلیمانؑ کے دور سے شروع ہوئی جب جنات اور انسان اِکھٹے رہا کرتے تھے۔ تو جنات انسانوں کو یہ علم سکھایا کرتے تھے ۔ اِسکے علاوہ قرآن میں سورہ البقرہ کی آیت ۱۰۱ تا ۱۰۳ پڑھ کر دیکھیں کہ ربِ کائنات جادو کی اِس تاریخ

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

کے بارے کُچھ یوں اِرشاد فرماتے ہیں

’’ اہلِ کتاب کے ایک گروہ نے کتاب اللہ کو کُچھ یوں پسِ پُشت ڈالا گویا وہ کُچھ جانتے ہی نہ ہوں اور لگے اِن چیزوں کی پیروی کرنے یعنی جادو کی جو شیاطین سُلیمانؑ کی سلطنت کا نام لے کر پیش کیا کرتے تھے حالانکہ سُلیمانؑ نے تو کبھی کُفر نہی کیا کُفر کے مرتکب تو وہ شیاطین تھے جو لوگوں کو جادو کی تعلیم دیا کرتے تھے وہ پیچھے پڑے اُس چیز کے یعنی جادو کے جو بابل (شہر) میں دو فرشتے ہاروت و ماروت پر نازِل کی گئی تھی حالانکہ وہ فرشتے جب کِسی کو اِس کی تعلیم دِیا کرتے یعنی جادو کی تو پہلے صاف طور پر متبع کر دیا کرتے کہ دیکھو ہم صرف آزمائش ہیں تم لوگ کُفر میں مبتلا نہ ہو پھر یہ بھی اِن سے وہ چیز سیکھتے تھے جِس کے زریعہ شوہر اور بیوی میں جُدائی ڈال دیں ظاہر تھا کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر اِس زریعہ سے کِسی کو بھی ضرر نہی پہنچا سکتے تھے مگر اِس کے باوجود وہ ایسی چیزیں سیکھتے جو خود اِن کے لیئے نفع بخش نہی بلکہ نقصان دہ تھی اور اِنہیں خوب معلوم تھا جو اِس چیز کا خریدار بنا یعنی جادو کا تو اِس کے لیئے آخرت میں کوئی حصہ نہی کِتنی بُری چیز تھی جِس کے عوض اِنہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا کاش اِنہیں معلوم ہوتا ‘‘

ان آیات کا ایک مفہوم یہ ہے کہ اللہ پاک نے اِنسانوں کی آزمائش کے لیئے دو فرشتے ہاروت و ماروت کو انسانی شکل میں شہر بابل میں اُتارا یہ لوگوں کو بتاتے کہ جادو سے ایمان جاتا رہتا ہے مگر کِسی کے اصرار کرنے پر اس کو جادو سِکھا بھی دیتے۔ یاد رہے جب اللہ پاک نے حضرت آدم کو ذمین پر اُتارا تو اُن سے تمام طاقتیں واپس لے لیں۔ اب جب بھی کسی آدم کو دنیا میں مشکل آتی ہے تو اُس کے پاس دو راستے ہوتے ہیں یا تو وہ اللہ پاک سے مانگے یا پھر شیطان کو پُکارے۔ جب اللہ پاک کسی انسان کو مشکل میں ڈالتا ہے تو وہی موقع ہوتا ہے انسان کے ایمان کا پتہ چلنے کا۔ آپ نے اکثر ایسے واقعات ایسی ہستیوں کے بارے میں سن رکھیں ہوں گے جن کو اللہ پاک یا اللہ کے دین کے انکار نہ کرنے پر شہید

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

کر دیا۔لیکن دوسری طرف یہ کیسا ایمان ہے کہ اپنے چھوٹے سے کام کے لیئے شیطان کو آواز دی جائے اور اُس سے مدد طلب کی جائے اور اپنے ایمان کو خراب کیا جائے۔لیکن کُچھ لوگوں کا ایمان اتنا ِگرا ہوا ہوتا ہے کہ ان کو اللہ پاک کی طرف سے اپنی اولاد اپنی دولت یا کسی اور دنیاوی معملات میں آزمائش آجائے تو وہ فوراً اُسے حل کرنے کے لیئے کسی شیطان کی پوجا کرنے والے آدمی یا عورت کی طرف چلے جاتے ہیں۔ایسے آدمی یا عورت کا پتہ آپ کو اپنے کسی دوست سے یا دیواروں پر لگے اشتہارات سے لگتا ہے۔اور آجکل تو ٹی وی کیبل وغیرہ پر کمرشل بھی چلتے ہیں۔ان میں سے تو ذیاسہ تر خود بھوکے ننگے ہوتے ہیں۔جو رُوپ دھار کر جھوٹے تعویذ اور دھاگے دیتے ہیں۔اِن سے وہ اچھی کمائی کر لیتے ہیں اور عوام کی عزتیں بھی خراب کرتے ہیں۔

جادو کی اِقسام۔۔۔

عام طور پر جادو کی چار بڑی اِقسام ہیں ا ذینی جادو ۲ فضائی جادو ۳ آبی جادو ۴ بذریعہ خوراک جادو۔

ذینی جادو میں جادوگر انسان نُما پُتلا بنا کر اُس میں سوئیاں لگا کر سِفلی پڑھنے کے بعد اُسے ذمین میں دفن کر دیتے ہیں۔اسکے علاوہ مطلوبہ اِنسان کا پاؤں جِس ذمین پر لگا ہو وہاں سے مِٹی اُٹھا کر بھی جادو کیا جاتا ہے۔اِس طرح جادوگر مُخالِف کے بال لے یا کپڑا لے کر اُس پر بھی جادو کرتے ہیں۔بعض اوقات کنکریوں یا مٹی پر دم کر کے اِس کے مُخالف کے گھر پھینک دِیا جاتا ہے۔ذینی جادو کیلوں پر بھی کیا جاتا ہے کیل پر دم کر کے اِسے ذمین میں ٹھونک دیتے ہیں۔دُوسرے قسم فضائی جادو ہے اِس میں جادو کے جِنات ہوا میں چھوڑ کر مطلوبہ شخص کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔یا جنات کی مدد سے مخالف کے جسم میں سوئیاں پیوست کی جاتی ہیں یا تعویذ درخت پر باندھ کر مُخالف کو اذیت دی جاتی ہے۔اِس کو علاوہ ہانڈی

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

کا ایک خطرناک عمل کیا جاتا ہے جادوگر ہانڈی میں گوشت ڈال کر اِسے چولہے پر رکھ دیتے ہیں اور پڑھائی شروع کر دیتے ہیں جادو کے جنات اس ہانڈی کو اُٹھا کر مطلوبہ جگہ پر گراتے ہیں جس سی بہت نقصان ہوتا ہے۔ تیسری قسم آبی جادو ہے اس میں مچھلی کا پیٹ کاٹ کر اس میں کچھ چیزیں بھر کر جادو کرنے بعد اِسے سمندر یا دریا میں پھینک دیتے ہیں اسی طرح تالے پر کچھ پڑھ کر اسے لاک کر دریا میں پھینک دیتے ہیں۔ چوتھی قسم بذریعہ خوراک ہے اس مین کسی میٹھی چیز پر کچھ پڑھ کر مطلوب کو کھلائی جاتی ہے یہ عمل سبزی اور دیگر کھانے کی اشاء پر بھی کیا جاتا ہے۔

کالا علم، سفلی علم۔۔۔۔۔

کالا علم یا سفلی علم کی بات کریں تو یہ کوئی سُنی سنائی یا افسانوی چیز نہی ہے یہ ویسے ہی ایک علم ہے جس طرح باقی علوم لیکن اس کو منفی علم کہا جائے گا کہ یہ اللہ پاک کی مخالفت مول لے کر کیا جاتا ہے پڑھایا جاتا ہے اور سکھایا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو شیاطین اور انکے پیروکار کرتے ہیں اگر ہم کالے جادو کی ابتداء کی بات کریں تو یہ حضرت آدمؑ کی خلقت کے ساتھ ہی ہوگئی تھی۔ کہ شیطان کو جو طاقت اور اختیار دیئے گئے اس نے وہ ہر ناجائز و ناپاک کام کے لئے استعمال کئے ہر وہ لفظ جو خدائی احکامات اور اوصاف کی مخالفت میں کہا جائے وہ جادو ہے ناپاک ہے نجس شہ ہے۔ اللہ کی لعنت ہو ان پر جو انسانوں کو نقصان پہنچانے کے لیئے کالا علم کرتے ہیں یا کرواتے ہیں۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب شیطان کو جنت سے نکالا جا رہا تھا اس کی نافرمانی کی وجہ سے تو ابلیس نے بنی آدم سے دُشمنی مول لی اور یہ فیصلہ کر لیا کہ ہر حساب سے میں ان کو گمراہ کروں گا اور نقصانات پہنچاؤں گا۔ جیسے کہ ہزاروں سال ابلیس نے فرشتوں کے ساتھ گزارے تھے اور جو روحانی علوم سیکھے ان کا غلط استعمال شروع کر دیا اور تمام جنات کے سامنے اپنا حکم رکھا اور یہ اعلان کروایا کہ آدمؑ اور بنی آدم کی وجہ

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

سے میں جنت سے نکالا گیا ہوں ان سے بدلہ لینا ہے کون ہے جو میرا ساتھ دے تو گروہ جفر ممتاز گروہ بست بلا بو گروہ غدلدام نے اس کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور انسانوں کے دشمن بن گئے۔ یوں کالا علم وجود میں آیا۔

کالا علم کرنے والے چاند گرہن اور سورج گرہن کا انتظار کرتے ہیں۔ کیونکہ ان لمحات میں کالا علم پر اثر ہوتا ہے۔ اور جو چاند کے مہینے کی آخری تاریخیں ہوتی ہیں جیسے ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ اِن دنوں میں کالا جادو صحیح طرح اثر انداز ہوتا ہے اور جو ہندو اشخاص کالا علم کرتے ہیں وہ ان راتوں کو اماوس کی راتیں کہتے ہیں۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اہل ایمان کو چاہیئے کہ ان راتوں میں سات سات مرتبہ سورہ الناس اور سورہ الفلق کا ورد کریں بے شک وہ اللہ کی پناہ مین رہیں گے۔

ہر قدم قدم پر گروہِ شیطان انسان کو نقصان دیتا رہا ہے کبھی قابیل کی صورت میں تو کبھی دیالا کی صورت میں۔ دیالا حضرت آدمؑ کے بیٹے حضرت شیثؑ کا بڑا بیٹا تھا۔ دیالا حسد رکھنے والا انسان تھا جو بار بار یہ ہی سوچتا تھا کہ میرے چھوٹے بھائی میرے باپ کو عزیز کیوں ہیں؟ اور اسی جلن اور منافقت کی وجہ سے وہ اللہ پاک کی رحمت سے دور ہو گیا۔ ایک دن شیطان ایک سانپ کی صورت میں اس کے سامنے آیا اور کہنے لگا تم کیوں پریشان ہوتے ہو وہ تم سے کمتر ہیں اور تم افضل ہو وہ جلتے ہیں تمہیں تمہارا مرتبہ نہ ملے اگر تم چاہتے ہو اپنا مقام حاصل کرنا تو میری بات سنو دیالا کو کہا گیا کہ طاقت ہی سب کچھ ہے تم اپنے بھائیوں پر راج کر سکتے ہو اپنے بھائیوں کو حکم دے سکتے ہو دیالا شیطان کی بات ماننا چلا گیا اور یوں انسان نے اپنے ہی ہاتھ سے اپنا نقصان کرنا شروع کر دیا۔

کالے علم کی سات اقسام ہیں کفوفسبالا، دوہ، ویر مٹھملا است، قیال، لیاستیا، بے حث اور مقورم آلا ہیں۔ لیکن اللہ پاک نے اپنے انبیاءؑ کے زریعے کچھ روحانی کلمات اپنے بندوں کو تعلیم کیئے تا کہ انسان ہر

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

قسم کی روحانی بیماریوں سے اللہ کی پناہ میں رہے۔اور بلا آخر اللہ نے ایک معجزہ عیاں کیا اُس معجزے کا نام قرآن پاک ہے۔قرآن کی مختلف آیات کا ورد کرنے سے کسی بھی قسم کے کالے علم کا اثر نہی ہوتا۔

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا جو انسان صبح کا آغاز اور رات کا اختتام آیت الکرسی سے کرتا ہے وہ ہر قسم کے جادو کالے علم سے اللہ پاک کی پناہ میں رہتا ہے۔امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اگر کالے علم سے بچنا چاہتے ہو تو سورہ الناس اور سورہ الفلق پڑھا کرو۔

کالے علوم کا اصل منبہ ہندو مذہب ہے جس کا سرچشمہ کالی ماتا یا دُرگا دیوی ہے۔اسی طرح ہر وہ شخص جو اپنے مذہب سے باغی ہے جیسے عیسائی اگر بائبل سے ہٹ کر کسی کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے یا فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے وہ جادوگر ہے۔اسی طرح اور الہامی مذاہب کی مثال پیش کی جاسکتی ہے۔سوائے ہندو مذہب کے کیونکہ ہندو مذہب کی تعلیمات کا سرچشمہ یہی سفلی علم ہے۔

جادو سیکھنے کی پہلی شرط قرآن کی بے حرمتی ہے اور کچھ ایسی حرکات ہیں جس سے وہ سرے سے ہی دائرہ اسلام سے خرج ہو جائے۔وہ حرکات کیا ہیں غور سے پڑیئے گا۔جادو کی پہلی شرط کہ نعوذ باللہ کسی بھی قرآنی صفحہ کو پاؤں تلے رکھ کر وظیفہ کیا جاتا ہے۔اس کے لیئے گندی ترین جگہ جیسے بیت الخلا یا دوسری نجاست والی جگہوں کا انتخاب کرتے ہیں۔عورتوں کے حیض والے خون سے اور ان کپڑوں پر جس پر عورت کے حیض والا خون لگا ہو اس پر مقدس الفاظ الٹ کر کے لکھے جاتے ہیں اس دوران چلہ کشی بھی کی جاتی ہے۔یہ عمل بننے کی ابتداء ہے آپ خود اندازہ لگائیں کے اگر ابتداء ایسی ہے تو انتہا کیا کر ہوگی۔مزید آپ نے سن رکھا ہوگا یا پڑھ رکھا ہوگا کہ اُلو کا گوشت،کھال وغیرہ جادو میں استعمال ہوتا ہے۔اس کے علاوہ حالتِ جماع میں جو نجاست بدن سے نکلتی ہے اس سے تعویذ لکھا جاتا ہے۔انسانی نجاست کے علاوہ ناپاک جانوروں کی ہڈیاں گوشت وغیرہ بھی عمل میں استعمال کی جاتی ہیں۔اسکے علاوہ جو سخت قسم کی

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

چلہ کشی قبرستان میں کرواتے ہیں ان میں مُردوں کی توہین انکے ساتھ بدفعلی اوراس قسم کے کام کیئے جاتے ہیں جن کے بارے میں عام انسان سوچ بھی نہی سکتا۔اسکےعلاوہ عامل یہ کہے کے کہ تمہارے اوپر کالی مائی کا جادو ہوا ہے انسانی قربانی دینی ضروری ہے اورنوزائیدہ بچہ کوذبح کرواتے ہیں اب یہ بچہ اماہ سے ۱۰ ماہ تک ہوسکتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ واقعی اس پائے کے جادوگر یا عمل موجود ہیں جو جادو کے زور پر نفرت کومحبت اورمحبت کو نفرت میں بدل دے کاروبارکو باندھ کرانسان کوکوڑی کوڑی کامحتاج بنادے طلاق دلوا کر ہنستے بستے گھر کو اجاڑ دیتے ہیں۔تالوں پرمنتر پڑھ کرانسانی دماغ کومغفل کردیتے ہیں خواتین کوشیطانی عمل سے ہرجائز وناجائز کام کے لیئے استعمال کرتے ہیں۔

سفلی علم میں انسانی قربانی ضروری ہوتی ہے جس کی بنیاد پرمعاشرے میں علمناک واقعات رونماہ ہوتے ہیں۔کالے جادو کا ماہر یا سفلی گرخود کوظاہر نہی کرتا البتہ شعبدہ بازوں اوردھوکے بازوں سے شہر بھرا ملے گا۔کالے علم کی سفلی علم کی یا عملیات کے نام پر مارکیٹ میں کئی کتابیں میسر ہیں جن کی قیمت پچیس روپے سے ڈیڑھ سوتک ہوتی ہے۔ان میں سے کچھ کتابیں تو سوسال پرانی ہیں جودوبارہ پرنٹ ہوکرآئی ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ کیاان کتابوں میں صحیح عملیات ہیں تحقیق سے ثابت کہ کتابوں میں عامل جو چلہ یا عمل بتاتا ہے اس میں سے کوئی ایک نقطہ نہی ہوتا۔ان کتابوں میں مکمل عملیات نہی ہوتے اگرایسا ہوتا تو ۲۵ روپے میں ہرکوئی عامل بنا پھرتا۔اوراگرکوئی کرتا بھی ہے تو اس کومن چاہا نتیجہ نہی ملتا اوراپناوقت ضائع کرتا ہے یا نقصان اٹھاتا ہے۔عملیات کی دنیا میں کسی استاد کا ہونا ضروری ہوتا ہے کیوں کہ عمل کے دوران اگرغلطی ہوتو استاد سنبھال لیتا ہے۔

کالے علم کے بعض عمل ایسے بھی ہیں جس میں عمل کا پاک صاف ہونا ضروری ہوتا ہے۔زنا سے دوررہنا

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

بھی۔اس طرح سفلی تو نہایت ہی غلیظ اور ناپاک ہوتا ہے جس میں اکتالیس دن کے عمل میں عامل کا شراب پینا زنا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ایک مرحلہ ایسا آتا ہے کہ عامل کو اپنا فُضلہ کھانا پڑتا ہے اپنا پیشاب پینا پڑتا ہے۔سفلی کے بعض اکیس روزہ عمل بیت الخلا میں ہیں علاوہ ازیں سفلی میں قرآنی آیات کو اُلٹا پڑھنا پڑتا ہے نعوذ باللہ جس سے ان کا مفہوم بھی الٹ ہو جاتا ہے۔آجکل عاملوں کے پاس ایسی خواتین کا تانتا بندھا رہتا ہے جو شوہر کو تابع کرنا چاہتی ہیں۔عامل ان عورتوں سے حیض والا خون یا کپڑا منگوا ہے اور اس پر تنتر منتر پڑھ کے ہدایت کرتا ہے کہ اس کو پانی میں گھول کر شوہر کو پلا دو وہ کتے سے زیادہ تمہارا وفادار رہے گا تم جو مرضی کرو وہ روک ٹوک نہی کرے گا۔کالے جادو میں یا سفلی گروں میں کالی مائی، کالکی دیوی، ہنومان سخت تصور کیئے جاتے ہیں۔اور جس کے قبضے میں ان میں سے ایک بھی چیز ہو وہ بہت طاقتور ہوتا ہے۔کالی دیوی کو تابع کرنے کے لیئے اکتالیس اکتالیس دن کا تین چلے ہیں وہ بھی اگر زندہ بچ جائے تو۔جادوگروں میں یہ سب سے سخت عمل مانا جاتا ہے کیونکہ کالی مائی کو بار بار جانوروں کی قربانی دینی ہوتی ہے تا کہ عمل یا اس کے گھر والوں یا اولاد پر سختی نہ آئے۔جادوگروں میں یہ روایت مشہور ہے کہ کالی دیوی تک پہنچنے کے لیئے عمل کو سات ہزار میرو یعنی پہرہ داروں کو عبور کرنا ہوتا ہے۔لیکن پاکستان میں شاید ہی کوئی عامل ہو جس نے سات ہزار میرو عبور کیئے ہوں یعنی کالی دیوی اس کے قبضے میں ہو۔ گائے، بھینس، بکری کے دست کی ہڈی یعنی شانے کی ہڈی ثابت ہڈی کالے جادو یا سفلی میں استعمال ہوتی ہے یہی وجہ ہے قصاب اس پتلی ہڈی کو توڑ دیتے ہیں۔اس کے علاوہ بکری کے دل پر بھی کٹ لگا دیتے ہیں کیوں کہ اس کے ثابت دل پر بھی سفلی ہوتا ہے۔اسی طرح کمہار کبھی کچا برتن فروخت نہی کرے گا اسے پکا کر فروخت کرے گا۔سفلی یا کالا کرنے والے اپنے جان پہچان کے کمہار سے کچے کورے برتن لے جاتے ہین۔دست کی ہڈی محبوب کو تابع کرنے یا مخالف کو برباد کرنے میں استعمال

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

ہوتی ہے۔بعض اس سے عورت کی کوکھ بھی باندھتے ہیں۔

کالے جادُو کی نشانیاں۔۔۔

ایک بات واضح کردوں کہ جادوگر کالے جادو سے آپ کی جسمانی اور ذہنی صحت کو تو خراب کرسکتا ہے مگر اِس کو ٹھیک کرنے کی صلاحیت اُس جادوگر کے پاس نہی ہوتی اور وہ بیماریاں وسوسے اور وہم کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں جو جادوگر اپنی شیطانی ساتھیوں کے ساتھ مل کر آپ کے دماغ میں ڈالتا ہے۔ایسا کوئی شخص جو کسی منحوس جادوگر کی بدولت اس کالے علم کا شکار ہوا ہو تو ابتداء میں اُس کو ڈراؤنے خواب آتے ہیں جس کی وجہ سے وہ آدھی رات کو اُٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔اور خوف کے باعث اعصابی تناؤ کا شکار ہونا شروع ہوجائے گا۔اور کسی انجانے اور اندیکھے وجود کے احساس کو محسوس کرنے کو کالے جادو کی دوسری علامت کہا جاتا ہے۔اس کا شکار محسوس کرتا ہے کہ کسی نے اُسے ٹچ کیا حالانکہ وہ دکھائی نہی دیتی۔اِسی طرح کوئی آدمی اسے نام پکارتا سُنائی دیتا ہے مگر دکھائی نہی دیتا۔اس کے علاوہ آپ محسوس کریں گے کہ آپ کی کوئی چیز بار بار تلاش کرنے نہی مل رہی مگر کچھ دیر بعد وہ چیز وہاں سے ہی ملے گی جہاں سے آپ متعدد بار تلاش کر چکے ہیں۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ پر ہونے والا کالا جادو اپنا کام شروع کر چکا ہے۔کالے جادو کی ایک نشانی یہ ہے کہ کاروبار اور نوکری میں اگر چہ کہ اپنا کام دیانتداری سے کرنے پر اچانک نقصان کا شکار ہونے لگتا ہے اور وہ بھی تب جب رقم کی اشد ضرورت ہو۔اِس کی بڑی نشانی یہ ہے کہ آدمی سخت بیمار ہوجاتا ہے اور صاحب فراش ہوجاتا ہے اور نہ رکنے والی قے یا شدید بخار کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اور حیرانی کی بات یہ ہے کہ کوئی ڈاکٹر یا طبیب اس کا علاج کرنے سے قاصر ہوتا ہے جبکہ اس کا روحانی علاج ممکن ہوتا ہے۔مشاہدے کے باعث جو اگلی نشانی دیکھنے میں آئی ہے کہ وہ تیزی کے ذہنی امراض کا شکار ہونے لگتا ہے اس کی توجہ کسی ایک چیز پر نہی ٹھہرتی وہ تنہائی پسند ہوکر مایوسی کا شکار ہوجاتا

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

ہے۔اگر ہم مذید مشاہدہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ کالا جادو نہ صرف انسانوں پر بلکہ ان کے ٹھکانوں پر بھی کیا جاتا ہے۔اور جب کسی گھر پر جادو کے اثرات ہوں تو اس گھر کے پودے اور پالتو جانور بھی بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ بلکہ اس گھر میں جانے والا کوئی عام آدمی بھی خود کو بوجھل سا محسوس کرتا ہے۔اور افسردہ ماحول کا احساس ہوتا ہے۔گھر کے افراد کے درمیان محبتوں میں کمی اور نفرتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔جو گھریلو تناؤ کا سبب بنتا ہے۔جادو کی کُچھ علامات ایسی ہیں جو ضروری نہی کہ جادو کی وجہ سے ہوں مگر ہو بھی سکتا ہے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کُچھ نشانیاں جادو کی وجہ سے ہوں اُن میں یہ ہے کہ انسان کے جسم میں سُوئیاں چُبھنا خصوصاً ٹانگوں میں سُوئیاں چُبھنا شروع ہو جاتی ہیں۔کپڑوں میں کٹ لگ جانا ۔آنکھوں میں جلن اور آنکھوں کا سرخ رہنا۔شلوار کا سطر کی جگہ سے اکثر پھٹ جانا۔سر اور سینے میں درد رہنا۔جسم میں سستی اور بے چینی رہنا اور جسم میں گرمی محسوس کرنا۔جوڑوں میں درد رہنا،سر کا بھاری رہنا۔بلاوجہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ آجانا۔اچانک دل کی دھڑکن تیز ہو جانا۔

سفید جادُو۔۔۔

کالے جادو کے بارے میں تو سب جانتے ہیں یہ کیسے ہوتا ہے کیوں اس کو کالا جادو کہا جاتا ہے۔اب بات کرتے ہیں سفید جادو کی۔سفید جادو یہ ہے کہ آپ درست کام کر رہے ہیں مثلاً میاں بیوی کے درمیان محبت پیدا کرنا یہ ایک اچھا کام ہے لیکن اس کام کے لیئے آپ جادو کا سہارا لیتے ہیں۔کسی کا کاروبار نہی چل رہا تو وہ کاروبار چلانے کے لیئے جادو کا سہارا لیتا ہے تو کاروبار چلانا اچھا کام ہے برا کام نہی۔اس طرح کافی مثالیں ہیں الغرض جادو کے ذریعے غلط کام لینا کالا جادو کہلاتا ہے اور جادو کے ذریعے اچھا کام لینا سفید جادو کہلاتا ہے۔بات یہ ہے کہ جادو کے ذریعے اچھا کام لینا جائز ہے کہ نہی اس کے لیئے جواز پیش کیا جاتا ہے عاملین بلکہ میں تو ان کو شیطان کہوں گا وہ کہتے ہیں کہ جیسے شریعت

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

اسلام میں شراب حرام ہے خنزیر حرام ہے مُردار چیزوں کا گوشت حرام ہے تو جس طرح مجبوری کی حالت میں شراب پی سکتے اور مجبوری کی حالت میں خنزیر بھی کھا سکتے ہیں مُردار بھی کھا سکتا ہے مثلاً کسی آدمی کی جان خطرے میں اس کے پاس کھانے کو کچھ نہی یا کوئی آدمی کسی ایسی جگہ ہے جہاں پیاس سے مر رہا ہے بھُوک سے مر رہا ہے جان جانے کا خطرہ ہے تو اس کے پاس مُردار کا گوشت پڑا ہوا ہے ایسی مجبوری کی حالت میں مُردار کا گوشت کھا سکتا ہے شراب بھی پی سکتا ہے۔شریعت میں اس بات کی گنجائش ہے۔
لیکن بقدر ضرورت اور ایسی مجبوری کی حالت مین جس میں جان جاتی ہو تو بعض ایسے کہتے ہیں جس طرح مجبوری کی حالت میں مُردار کھانا اور شراب پینا جائز ہے اس طرح مجبوری کی حالت میں اچھے کام کے لیئے جادو کا سہارا لینا بھی جائز ہے۔یہ ایک بہت بڑی غلط فہمی ہے۔اس غلط فہمی کو سمجھانے کے لیئے دونوں چیزوں کے درمیان فرق بتانا چاہتا ہوں کہ شراب، مُردار، خنزیر اور جادو میں کیا فرق ہے ۔دیکھیں شراب پینے کی چیز ہے لیکن شریعت نے حرام قرار دیا ہے مُردار اور خنزیر گوشت ہیں لیکن شریعت نے حرام قرار دیا ہے اور اِس حرام کی مجبوری کی حالت میں شریعت نے اجازت دی ہے لیکن اس کے برعکس جادو کو حرام نہی بلکہ جادو اپنے اعتبار سے شِرک ہے۔کہ جادو میں شیاطین سے مدد مانگی جاتی ہے۔آپ نے دیکھا ہوگا بڑے بڑے تعویذوں میں لکھا ہوتا ہے یا ابلیس، یا فرعون، یا قارون یہ اللہ پاک کے دُشمن اور بڑے بڑے تعویذوں پر ان کا نام لکھا ہوتا ہے۔تو یہ شیاطین کو پکارا جاتا ہے شیطان کی پوجا کی جاتی ہے کوئی آدمی جادوگر اُس وقت تک نہی بن سکتا جب تک کہ وہ شیطان کی پُوجا اُس طرح نہ کرے جیسے اللہ پاک کی پُوجا کی جاتی ہے۔یعنی اللہ پاک کو چھوڑ کے شیطان کو اپنا خدا نہ بنا لے اُس وقت تک جادوگر نہی بن سکتا۔یہ بات میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ جادوگر کیا کیا کام کرتے ہیں کیسے جادوگر بنا جاتا ہے۔جادو درحقیقت شِرک ہے اور شراب پینا حرام ہے۔حرام کی تو مجبوری کی

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

حالت میں شریعت میں اجازت ہے مگر شرک کرنے کی مجبوری کیا کسی بھی حالت میں اِجازت نہی تو یہ بات یاد رکھیں کہ حرام اور شرک میں فرق ہے۔

نظرِ بد اور کالی زبان۔۔۔

کیا ایسا ممکن ہے؟ ہمارے ہاں پائے جانے والے اکثر عقائد میں سے ایک عقیدہ نظرِ بد کا ہے۔کبھی لوگ شیطانی نظروں سے محفوظ رہنے کے لیئے گاڑیوں اور نئے گھروں کے باہر کالا کپڑا لگاتے ہیں کبھی اپنے بچوں کو کالا ٹِکہ لگاتے ہیں۔کبھی گھر کے باہر مرچیں نیمبولٹکاتے ہیں کبھی حقے کا پانی نظرِ بد سے بچنے کے لیئے استعمال ہوتا ہے۔نظرِ بد کے بارے میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں کُچھ کا خیال ہے کہ اس کی کوئی حقیقت ہی نہی تو کچھ اس پر یقین رکھتے ہیں مگر اس کے علاج کے متعلق کچھ نہی کرتے۔اور کیا یہ بھی سچ ہے کہ ہمارے اِردگرد کالی زبان کے افراد کا بسیرا ہوتا ہے؟

نظرِ بد ایک قدیم تصور ہے جو دُنیا کی مختلف اقوام میں پایا جاتا ہے۔اس کو فروغ تب مِلا جب دُشمنانِ اسلام نے اسلام کو نقصان پہنچانے کے لیئے اُن افراد کا سہارا لیا جو نظر لگانے میں مہارت رکھتے تھے اِن لوگوں کا دعویٰ تھا کہ یہ جس چیز کو نقصان پہنچانے کی غرض سے دیکھتے ہیں وہ چیز تباہ و برباد ہو جاتی ہے ۔لیکن اللہ پاک نے رسول ﷺ کو اِن بدنیتوں کے شر سے محفوظ رکھا اور اِن کے تمام حربے ناکام کیئے۔انکی شرانگیزی کو قرآن میں کُچھ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ '' اور بے شک کافر لوگ جب قرآن سُنتے ہیں تو ایسے لگتا ہے کہ آپ ﷺ کو اپنی حاسدانہ بدنظروں سے نقصان پہنچانا چاہتے اور کہتے ہیں کہ یہ تو دیوانہ ہے '' اس آیۃ میں نظرِ بد کی تاثیر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس بات کی واضح تشریح رسول پاک ﷺ کی اس حدیث سے ملتی ہے کہ ' نظر کا لگ جانا ایک حقیقت ہے حضرت عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ نظر حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر کو کاٹ سکتی ہے تو وہ نظر ہے اور

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

جب تم سے (نظر کے علاج) کے لیئے غسل کرنے کو کہا جائے تو غسل کرلو ‘۔اس طرح قرآن وحدیث کی روشنی میں نظر لگ جانا۔

ہماری دُنیا۔۔۔

ہم جس دنیا کے لیئے سب کُچھ بھُلا چکے ہیں اُس کو بیان کرنے سے پہلے ایک حدیث بیان کرتا چلوں۔

’’ شیخ امین الدین طبرسی مجمع البیان میں برار بن عازب سے نقل فرماتے ہیں انہوں نے کہا کہ ایک روز معاز بن جبل رسول اکرم ﷺ کے پاس ابوایوب انصاری کے گھر بیٹھا ہوا تھا کہ معاز نے رسول اکرم ﷺ سے سورہ نباء کی اس آیہ ’’یعنی جس دن صُور پھونکا جائے گا لوگ گروہ در گروہ اکٹھے ہوں گے‘‘ کے متعلق دریافت کیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے معاز تو نے ایک سخت سوال کیا ہے پس آنحضرت ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا کہ میری اُمت کے لوگ دس اقسام پر مشتمل مختلف اشکال میں اُٹھیں گے:

۱ کچھ بندر کی شکل میں

۲ کچھ کچھ خنزیر کی شکل میں

۳ بعض سر کے بل چلتے آئیں گے

۴ بعض اندھے ہوں گے جو چل پھر نا سکیں گے

۵ بعض بہرے اور گونگے ہوں گے جو کوئی چیز سمجھ نا سکیں گے

۶ بعض کی زبانیں باہر نکلی ہوں گی اور منہ سے ناپاک پانی بہہ رہا ہوگا جس کو چُوس رہے ہوں گے

۷ بعض اشخاص کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوں گے

۸ بعض آتشی درختوں کی ٹہنیوں سے لٹک رہے ہوں گے

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

۹بعض مردار سے بھی زیادہ گندے اور بدبودار ہوں گے

۱۰بعض قطران کے لمبے لمبے چوغے پہنے ہوں گے جو تمام کھال کے ساتھ چسپاں ہوں گے

وہ لوگ جو خنزیر کی طرح ہوں گے وہ حرام خور ہوں گے جیسے رشوت وغیرہ، جو لوگ سر کے بل کھڑے ہوں گے اور اندھے ہوں گے وہ ظلم کے ساتھ حکمرانی کیا کرتے تھے، بہرے اور گونگے وہ لوگ ہوں گے اپنے علم و فضل اور اعمال پر تکبر کیا کرتے تھے، اپنی زبانوں کو چوسنے والے علماء اور قاضی ہوں گے جن کے اعمال اقوال کے مخالف تھے، جن کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوں گے وہ لوگ جنہوں نے دنیا میں اپنے ہمسایوں کو تکلیف دی تھیں، جو لوگ آتشی تختہ دار پر لٹکے ہوں گے جو بادشاہوں اور حاکموں کے پاس نکتہ چینی اور چغل خوری کرتے تھے، جو لوگ مردار سے زیادہ بدبودار ہوں گے جو شہوت و لذت سے لطف اندوز ہوتے تھے، اور جو لوگ قطران کے جبوں میں جکڑے ہوں گے یہ وہی لوگ ہوں گے جو غرور و تکبر کیا کرتے تھے"۔

اللہ کے بندو تُم اور تمہاری دُنیا سے بندھی ہوئی اُمیدیں مقررہ مُدت کی مہمان ہیں اور ایسے قرض دار جن سے ادائیگی کا تقاضہ کیا جا رہا ہے عُمر گھٹتی جا رہی ہے اور اعمال ہیں جو محفوظ ہو رہے ہیں۔ بہت سے دوڑ دُھوپ کرنے والے اپنی محنت اکارت کرنے والے ہیں اور بہت سے سعی و کوشش میں لگے رہنے والے گھاٹے میں جا رہے ہیں۔ تُم ایسے زمانہ میں ہو کہ بھلائی کے قدم پیچھے ہٹ رہے ہیں اور بُرائی آگے بڑھ رہی ہے اور لوگوں کو تباہ کرنے میں شیطان کی حرص تیز ہوتی جا رہی ہے۔ چنانچہ یہی وہ وقت ہے کہ اس کے ہتھکنڈوں کا سروسامان مضبوط ہو چُکا ہے۔ اور اِس کی سازشیں پھیل رہی ہیں اور اس کے شکار آسانی سے پھنس رہے ہیں۔ جدھر چاہو لوگوں پر نگاہ دوڑاؤ تُم یہی دیکھو گے کہ ایک طرف فقیر فقر و فاقہ جھیل رہا ہے اور دوسری طرف دولت مند نعمتوں کو کفرانِ نعمت سے بدل رہا ہے اور کوئی بخیل اللہ کے حق

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

کو دبا کر مال بڑھا رہا ہے اور کوئی شخص پند و نصیحت سے کان بند کر کے پڑا ہے۔ کہاں ہیں تمہارے نیک اور صالح افراد اور کہاں ہیں تمہارے عالی حوصلہ اور کریم النفس لوگ کہاں ہیں کاروبار میں دغا و فریب سے بچنے والے اور اپنے طور طریقوں میں پاک و پاکیزہ رہنے والے؟ کیا وہ سب اِس زلیل اور زندگی کا مزا کِر کرا کرنے والی تیز رو دنیا سے گزر نہی گئے اور کیا تُم ان کے بعد ایسے زلیل اور ادنیٰ لوگوں میں نہی رہ گئے کہ جن کے مرتبہ کو پست و حقیر سمجھتے ہوئے اور ان کے ذکر سے پہلو بچاتے ہوئے ہونٹ ان کی مذمت میں کھلنا گوارا نہی کرتے۔ اِنَا لِلّٰہ وَ اِنَا اِلَیہِ رَاجِعُون۔ فساد اُبھر آیا ہے۔ برائی کا وہ دور ہے کہ انقلاب کے کوئی آثار نہیں اور نا کوئی روک تھام کرنے والا ہے جو خود بھی باز رہے۔ کیا انہی کرتُوتوں سے جنت میں اللہ کے پڑوس میں بسنے اور اِس کا گہرا دوست بننے کا ارادہ ہے؟ ارے توبہ اللہ کو دھوکہ دے کر اُس سے جنت نہیں لی جا سکتی اور بغیر اُس کی اطاعت کے اُس کی رضامندیاں حاصل نہی ہو سکتیں۔ خدا اُن لوگوں پر لعنت کرے جو اوروں کو بھلائی کا حکم دے کر خود چھوڑ دیں اور دوسروں کو بُری باتوں سے روکیں اور خود اُن پر عمل کرتے رہیں۔ ہم ایسی کج رفتار زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں اور ناشکر گزار دُنیا میں پیدا ہوئے ہیں کہ جس میں نیکوکار کو خطا کار سمجھا جاتا ہے اور ظالم اپنی سرکشی میں بڑھتا ہی جاتا ہے۔ جن چیزوں کو ہم جانتے ہیں اُن سے فائدہ نہی اُٹھاتے اور جن کو چیزوں کو نہی جانتے اُنہیں دریافت نہی کرتے اور جب تک مصیبت آ نہی جاتی ہم خطرہ محسوس نہی کرتے۔ لوگ چار طرح کے ہوتے ہیں کُچھ وہ ہیں جنہیں مفسدہ انگیزی سے مانع صرف ان کے نفس کا بے وقعت ہونا، ان کی دھار کا کند ہونا اور انکے پاس مال کا کم ہونا ہے۔ اور کُچھ لوگ وہ ہیں جو تلواریں سونتے ہوئے اعلانیہ شر پھیلا رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے سوار اور پیادے جمع کر رکھے ہیں صرف کچھ مال بٹورنے یا کسی دستہ کی قیادت کرتے، یا منبر پر بلند ہونے کے لیئے اپنے نفسوں کو وقف کر دیا ہے اور دین کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ کتنا ہی بُرا سُودا ہے کہ تم

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

دنیا کو اپنے نفس کی قیمت اور اللہ کے یہاں کی نعمتوں کا بدل قرار دے لو۔ اور کچھ لوگ وہ ہیں جو آخرت والے کاموں سے دنیا طلبی کرتے ہیں اور یہ نہی کرتے کہ دنیا کے کاموں سے بھی آخرت بنانا مقصود رکھیں یہ اپنے اوپر بڑا سکون و وقار طاری رکھتے ہیں۔ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہیں اور اپنے دامنوں کو اُوپر کی طرف سمیٹے رہتے ہیں اور اپنے نفسوں کو اس طرح سنوار لیتے ہیں کہ لوگ انہیں امین سمجھیں۔ یہ لوگ اللہ کی پردہ پوشی کا فائدہ اُٹھا کر گناہ کرتے ہیں۔

اور کچھ لوگ وہ ہیں جنہیں ان کے نفسوں کی کمزوری نے اور ساز و سامان کی نافراہمی نے ترقی و بلندی حاصل کرنے سے درماندہ کر دیا ہے اس لیئے قناعت کے نام سے انھوں نے خود کو آراستہ کر لیا ہے اور زاہدوں کے لباس سے اپنے کو سج لیا ہے حالانکہ اُنہیں ان چیزوں سے کسیبھی وقت کوئی لگاؤ نہی رہا۔ اس کے بعد وہ تھوڑے سے لوگ رہ گئے ہیں جن کی آنکھیں آخرت کی یاد اور حشر کے خوف سے جھکی ہوئی ہیں اور اُن سے آنسو رواں رہتے ہیں۔ اُن میں سے تو کچھ وہ ہیں جو دُنیا سے الگ تھلگ تنہائی ء میں پڑے ہیں۔ اور کچھ خوف و ہراس کے عالم میں ذلتیں سہہ رہے ہیں اور بعض نے چُپ سادھ لی ہے کہ گویا ان کے منہ باندھ دیئے ہیں۔ کچھ خلوص سے دعائیں مانگ رہے ہیں کچھ غم زدہ و دردرسیدہ ہیں۔ جنہیں خوف نے گمنامی کے گوشہ میں بٹھا دیا ہے۔ اور خستگی اور درماندگی ان پر چھائی ہوئی ہے وہ ایک شورِ دریا میں ہیں (کہ باوجود پانی کی کثرت کے پھر بھی وہ پیاسے ہیں) ان کے منہ بند اور دل مجروح ہیں۔ اس دُنیا کو تمہاری نظروں میں اتنا کیکر کے چھلکوں اور ان کے ریزوں سے بھی زیادہ حقیر و پست ہونا چاہیئے اور اپنے قبل کے لوگوں سے تم عبرت حاصل کر لو۔ اس سے قبل تمہارے حالات سے بعد والے عبرت حاصل کریں اور اس دنیا کی برائی کو محسوس کرتے ہوئے اس سے قطع تعلق کرو اس لیئے کہ اُس نے ایسوں سے قطع تعلق کر لیا کو تم سے زیادہ والہ و شیدا تھے۔ دُنیا اپنا دامن سمیٹ رہی ہے، اُس نے اپنے رخصت

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔اس کی جانی پہچانی ہوئی چیزیں اجنبی ہو گئیں،اور وہ تیزی کے ساتھ پیچھے ہٹ رہی ہے اور اپنے رہنے والوں کو فنا کی طرف بڑھا رہی ہے۔اور اپنے پڑوس میں بسنے والوں کو موت کی طرف دھکیل رہی ہے۔اس کے شیریں (مزے) تلخ،اور صاف شفاف (لمحے) مکدر ہو گئے ہیں۔دُنیا سے بس اتنا باقی رہ گیا ہے جتنا برتن میں تھوڑا سا بچا یا پانی یا نپا تلا ہوا جرعۂ آب کہ پیاسا اُسے پیئے تو اُس کی پیاس نہ بجھے۔خدا کے بندو اِس دارِ دنیا سے جس کے رہنے والوں کے لیئے زوال امر مسلم ہے نکلنے کا تہیہ کرو۔کہیں ایسا نا ہو کہ آرزوئیں تم پر غالب آجائیں اور اس چند روز ا زندگی کو دراز سمجھ بیٹھو۔خدا کی قسم اگر تم ان اُونٹنیوں کی طرح فریاد کرو جو اپنے بچوں کو کھو چکی ہیں اور اُن کبوتروں کی طرح نالہ وفغاں کرو جو اپنے ساتھیوں سے الگ ہو گئے اور مال اور اولاد سے بھی اپنا ہاتھ اُٹھا لو اس غرض سے کہ بارگاہِ الٰہی میں تقرب حاصل ہو،درجہ کی بلندی کے ساتھ اس کے یہاں یا اُن گناہوں کی معاف ہونے کے ساتھ جو صحیفۂ اعمال میں درج اور کراماً کاتبین کو یاد ہیں۔

ظہورِ امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ (قربِ قیامت) کی نشانیاں۔۔۔

قرب قیامت اور امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے ظہور کی چند نشانیاں پیش کر رہا ہوں۔

عورتیں مردوں کے مشابہہ ہوں گی،مرد عورتوں جیسے ہوں گے،عورتیں زین جیسی چیزیں گھوڑے سائیکلوں پر سواری کرنے لگیں گی،نماز جان بوجھ کر قضا کی جائے گی،لوگ نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے لگیں گے،قتل کرنا معمولی چیز سمجھا جائے گا،سُود کا زور ہوگا،زنا عام ہوگا،اچھی اچھی عمارتیں بنیں گیں،جھوٹ بولنا حلال سمجھا جائے گا،رشوت عام ہوگی،شہوتِ نفسانی کی پیروی کی جائے گی،احمقوں کو عمل بنایا جائے گا،بردباری کو کمزوری اور اور بزدلی پر محمول کیا جائے گا،ظلم فخر کے طور پر کیا جائے گا،بادشاہ وامراء فاسق وفاجر ہوں گے،وزیر جھوٹے ہوں گے،امانتدار خائن ہوں گے،ہر ایک کے مدد

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

گا رظلم پرور ہوں گے، فریبی کی گواہی قبول کی جائے گی، شراب نوشی عام ہوگی، سحق یعنی عورتیں عورتوں سے شہوت کی آگ بجھائیں گی، صدقہ وخیرات سے ناجائز فائدہ اُٹھایا جائے گا، شریروں کی زبان کے خوف سے نیکبندے خاموش رہیں گے، شام سے سفیانی کا خروج ہوگا، یمن سے یمانی برآمد ہوں گے، مکہ اور مدینہ کے درمیان بمقام لدز مین دھنس جائے گی، ۱۵ شعبان کو سورج گرہن اور اسی مہ کے آخر میں چاند گرہن ہوگا، زوال کے وقت آفتاب تا وقت عصر قائم رہے گا، مغرب سے آفتاب نکلے گا، نفس ذکیہ اور ستر صالحین کا قتل، مسجدِ کوفہ کی دیوار خراب و برباد کردی جائے گی، خراسان کی جانب سے سیاہ جھنڈے برآمد ہون گے، مصر میں ایک مغربی کا ظہور ہوگا، تُرک جزیرہ میں ہوں گے، روم رملہ میں پہنچ جائیں گے، مشرق میں ایک ستارہ نکلے گا جس کی روشنی مغرب تک پھیل جائے گی، ایک سُرخی ظاہر ہوگی جو آسمان اور سورج پر غلب آجائے گی، مشرق سے ایک زبردست آگ بھڑکے گی جو ۳ یا ۷ روز باقی رہے گی وہ آگ مغرب تک پھیل کر عالم کو تہس نہس کردے گی، عرب مختلف بلاد پر قابو پالیں گے اور عجم کے بادشاہ کو مغلوب کردیں گے، مصری اپنے بادشاہ وحاکم کو قتل کردیں گے، شام تباہ و برباد ہوجائے گا، سیاہ آندھی کا آنا، زلزلوں کا آنا، اکثر مقامات پر زمین کا دھنس جانا، ناگہانی موت کا زیادہ ہونا، بعض گرہ کا سور اور بندر کی شکل میں مسخ ہونا، آسمان سے ایک آواز کا آنا جسے تمام اہلِ زمین سنیں گے،

قرآن کا صرف نشان رہ جائے گا، مسجدیں آباد مگر ہدایت سے خالی ہوں گی، عورتوں سے مشورہ لیا جائے گا، گناہ کھلم کھلا کیا جائے گا، عورتوں کو تجارت میں شریک کیا جائے گا، گانے والیوں کا زور ہوگا، لڑکے عورتوں کی طرح اُجرت پر استعمال ہوں گے، ہمسایہ ہمسایہ کو اذیت دے گا، دین اندھا کردیا جائے گا، عورتیں انجمنیں قائم کریں گی، لوگ عورتوں کی طرح کنگھی کریں گے مردوں کو شرمگاہوں کا معاوضہ ملے گا، مومن سے زیادہ صاحب مال کی عزت ہوگی، عورتیں اپنے شوہروں کو مردوں کے ساتھ بدفعلی پر مجبور کریں گی، عورتوں کی [illegible] امعن سمجھ [illegible] میں غمگین [illegible] جج

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

رشوت لے گا، حرام عورتوں سے زنا کیا جائے گا جیسے ماں بہنیں، مرد اپنی زوجہ کی حرام کمائی کھائے گا، عورتیں اپنے مردوں پر حکومت کریں گی، مرد اپنی زوجہ اور لونڈی کو کرائے پر چلائے گا، شریف کو زلیل سمجھا جائے گا، حکام میں اس کی عزت ہوگی جو آلِ محمد ﷺ کو برا کہے گا، میت قبر سے نکالی جائے گی، چوپایوں کے ساتھ بدفعلی کی جائے گی، لوگ جانماز پر برہنہ جائیں گے، لوگوں کی آنکھیں بے حیائی کریں گی، ذکرِ خدا لوگوں پر بار ہوگا، عورتیں ملک وحکومت پر غالب ہو جائیں گی، فرزند ماں باپ کے جلد مرنے کی دعا کرے گا، جواء کھیلا جائے گا، اجرت لے کر اذان کہی جائے گی اور عوض لے کر نماز پڑھائی جائے گی، بدمست رسمی طور پر جماعت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھیں گے، یتیموں کا مال کھانے والوں کی مدح کی جائے گی، منبروں پر تقویٰ کا ذکر کیا جائے گا لیکن واعظ خود اس پر عمل نہیں کرے گا، نماز کے اوقات کی پرواہ نہیں کی جائے گی، صدقہ وخیرات خوشنودی خدا کے لیئے نہیں بلکہ سفارش پر دیا جائے گا، بھائی بھائی سے حسد کرے گا، ان کی عمریں قلیل اور تمنائیں کثیر ہوں گی، عورتوں کی آبروریزی کی جائے گی، مسجدیں نقش ونگار سے مزین کی جائیں گی، قرآن مجید سجائے جائیں گے، قرآن سُر سے پڑھا جائے گا، ولدالزنا کی کثرت ہوگی، درندے انسانوں سے بولنے لگیں گے، مردوں کی کمی عورتوں کی زیادتی ہوگی، مشرق مغرب اور جزیرہ عرب میں زمینیں دھنس جائیں گی، حرام خوری عام ہوگی، بارش بند ہوگی، برسرِ عام عورتوں کی چھاتیوں سے کھیلا جائے گا، سفید پنڈلیوں کی عورتیں برہنہ سڑکوں پر ملیں گی، امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ قرص آفتاب کے آسمان پر ایک ہاتھ ظاہر ہوگا، مردوں سے بدفعلی کے لیئے مقوی غذائیں کھائی جائیں گی، مقامِ قرقیا میں جنگِ عظیم ہوگی، تُک میدانِ جنگ میں اُتر آئیں گے، عورتیں اُنٹ کی کوہان کی طرح سر کے بال بنائیں گی، عورتیں ایسے کپڑے پہنے گی کہ برہنہ معلوم ہوں گی، عورتیں زینت کر کے باہر نکلا کریں گی، لڑکے لمبے بال رکھیں گے، لوگ سواریوں سے ٹکرا کر

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

مریں گے،لوگ رات میں سوئیں گے اور صبح مردہ ہوں گے، رویت ھلال پر اختلاف ہوں گے، ہند تبت کی وجہ سے تباہ ہوگا اور تبت کی تباہی چین کی وجہ سے ہوگی، عربوں کی حکومت چھن جائے گی، دُنیا میں حبشیوں کی حکومتیں قائم ہو جائیں گی اور شام میں چینی گھُس جائیں گے۔

قیامت (روزِ حساب کا دِن)۔۔۔

آخرت کی ہولناک منازل میں سے ایک قیامت ہے جس کی ہولنا کی اور خوف ہر خوف سے سخت ہے اسی کے اوصاف میں اللہ پاک نے سورۂ اعراف آیت ۱۸۷ میں اِرشاد فرمایا

''قیامت زمین و آسمان پر رہنے والے ملائکہ، جِن و اِنس کے لیئے اپنے شدائد اور ہولنا کیوں کے اعتبار سے سنگین اور گراں ہے اور وہ اچانک آجائے گی''

شیخ جلیل علی بن ابراہیم قمیؒ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اکرم ﷺ کے پاس جبرائیلؑ تشریف فرما تھے جبرائیلؑ نے اچانک آسمان کی طرف دیکھا اور ڈر کی وجہ سے اس کا رنگ زعفران کی طرح زرد ہو گیا اور رسول اکرم ﷺ کی پناہ لینے لگا رسول اکرم ﷺ نے اُس جگہ نگاہ کی جہاں جبرائیلؑ دیکھ رہے تھے تو آپ ﷺ نے ایک فرشتہ دیکھا کو کہ مشرق و مغرب میں پر پھیلائے ہوئے ہے گویا کہ وہ زمین کا غلاف ہے۔ وہ فرشتہ رسول اکرم ﷺ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ اے محمد ﷺ میں اللہ پاک کا پیغام لے کر آیا ہوں کہ تجھے اختیار ہے تو بادشاہی اور رسالت پسند کر یا بندگی اور رسالت حضرت ﷺ نے جبرائیلؑ کی توجہ کی دیکھا کہ اس کی رنگت بحال تھی اور باہوش۔ جبرائیلؑ نے بندگی اور رسالت کو پسند کرنے کو کہا۔ پس حضرت ﷺ نے بندگی اور رسالت کو پسند فرمایا۔ پھر اس فرشتہ نے اپنا دایاں پاؤں اٹھا کر آسمانِ اول پر رکھا پھر بایاں اٹھا کر آسمان دوم پر، اس طرح آسمان ہفتم تک گیا اور ہر آسمان کو ایک قدم بنایا اور جتنا بلند ہوتا گیا چھوٹا ہوتا گیا یہاں تک کہ چھوٹے پرندے کی طرح ہو

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

گیا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے جبرائیلؑ سے فرمایا میں نے تیرے خوف اور تبدیلی رنگت سے خوفناک چیز کبھی نہی دیکھی۔ جبرائیلؑ نے عرض کی آپ مجھے ملامت نہ کریں کیا آپ ﷺ جانتے ہیں یہ فرشتہ کون تھا ؟ یہ حاجب رب العالمین اسرافیل تھا۔ جب سے اللہ پاک نے زمین و آسمان خلق کیئے یہ فرشتہ اِس ہیئت میں نیچے نہی اترا تو میں نے گمان کیا کہ یہ قیامت برپا کرنے کے لیئے آرہا ہے۔ اور قیامت کے خوف سے میرا رنگ متغیر ہو گیا جیسا کہ آپ ﷺ نے مشاہدہ کیا مگر جونہی مجھے یقین ہوا کہ یہ قیامت برپا کرنے نہی بلکہ آپ ﷺ خوشخبری سنانے آیا ہے تو میرا رنگ اصل حالت میں آ گیا اور میرے حواس درست ہو گئے۔

ایک روایت میں ہے کہ کوئی فرشتہ آسمان و زمین، فضا و پہاڑ، صحرا و دریا میں سے ایسا نہی جو ہر جمعہ سے اس لیئے نہ ڈرتا ہو کہ کہیں قیامت نہ برپا ہو جائے۔

خلاقِ عالم جب دنیا کو ختم کر کے قیامت برپا کرنے کا ارادہ کرے گا تو اسرافیلؑ کو حکم دے گا کہ وہ صُور پھونکیں۔ صور بہت بڑا اور نورانی ہے جس کا ایک سرا اور دو شاخیں ہیں چنانچہ اسرافیلؑ بیت المقدس پہنچ کر قبلہ رخ ہو کر صور پھونکیں گے جب زمین کی شاخ کی طرف والی آواز برآمد ہو گی تو زمین والے مر جائیں گے اور جب آسمان والی شاخ سے آواز نکلے گی تو آسمان والے مر جائیں گے پھر ارشادِ قدرت سے اسرافیلؑ کو حکم ہو گا تو وہ بھی مر جائے گا نفخ صور کے وقت اس دنیا کی تباہی کا نقشہ جو قرآن مجید نے پیش کیا ہے وہ یہ ہے

سورۂ واقعہ آیات ۱ تا ۶

”رحمٰن و رحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں جبکہ قیامت واقع ہو جائے جس کے واقع ہونے میں کوئی جھوٹ نہیں وہ پست کرنے والی بھی ہیا ور بلند کرنے بھی جس وقت زمین ہلائی جائے گی جیسا کہ ہلانے کا

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

حق ہے اور پہاڑ ایسے اُکھاڑ دیئے جائیں گے جیسا کہ اُکھاڑنے کا حق ہے اور وہ اس طرح ہو جائیں گے جیسا کہ بکھرے ہوئے خاکی ذرات‘‘

سورۂ ابراہیم آیت ۴۸

’’جس روز زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان دوسرے آسمان سے اور سب زبردست ویکتا خدا کے حضور کھڑے ہوں گے‘‘

سورۂ انفطار آیات ۱ تا ۵

’’جبکہ آسمان پھٹ جائیں گے اور تارے گر کر تتر بتر ہو جائیں گے اور جب کہ دریا بہہ کر مل جائیں گے اور جبکہ قبریں اُلٹ پلٹ کر دی جائیں گی اور ہر نفس جان لے گا کہ اُس نے آگے کیا بھیجا اور پیچھے کیا چھوڑا‘‘

سورۂ تکویر آیات ۱ تا ۳

’’جبکہ سورج کی روشنی لپیٹ لی جائے گی اور تاروں کی روشنی جاتی رہے گی اور جبکہ پہاڑ چلائے جائیں گے‘‘

سورۂ قیامہ آیات ۷ تا ۹

’’پس جب آنکھیں چندھیا جائیں گی اور چاند کو گہن لگ جائے گا اور سورج اور چاند جمع کر دیئے جائیں گے‘‘

سورۂ اعراف آیہ ۱۸۷

’’یعنی قیامت اچانک آجائے گی‘‘

لوگ اپنے اپنے کاروبار میں مصروف ہوں گے، کوئی مویشیں کو پانی پلا رہا ہوگا، کوئی فیکٹری میں مصروف

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

کا رہوگا کوئی ترازو کواُونچا نیچا کررہا ہوگا اور کوئی گناہوں کا ارتکاب کررہا ہوگا صور پھونکے جانے سے سب مرجائیں گے۔

سورۂ یسین آیت ۵۰

''وصیت کرنے کی بھی مہلت نہ ملے گی اور نہ ہی اپنے گھروں کو پلٹ کر جاسکیں گے''

پھر ندا قہرِ الہیٰ بلند ہوگی اے اکڑ کے چلنے والوں اور سلطنت وحکومت پر غرور کرنے والو، اے خدائی کے دعویدارو آج تمہاری حکومتیں اور سلطنتیں کہاں ہیں؟ آج کس کی حکومت ہے۔؟ کسی کو جواب کی طاقت کہاں۔ آوازِ قدرت آئے گی آج قہار و جبار کی حکومت ہے۔ تمام دنیا جب تک خدا چاہے گا اسی طرح تباہ رہے گی۔ معصومؑ نے فرمایا چالیس سال اور دوسری روایت ہے چار سو سال۔ یہی حالت رہے گی اس کے بعد چالیس دن تک بارش ہوتی رہے گی اور ہر ذی نفس کے ذرات جمع ہوجائیں گے اور سب سے پہلے اسرافیلؑ اللہ پاک کے حکم سے زندہ ہوں گے اور اسے حکم ہوگا کہ صور پھونکیں اور مردے زندہ ہوں گے۔، ندا آئے گی

''اے بدنوں سے نکلی ہوئی روحو اور بکھرے ہوئے گوشتو اور بوسیدہ ہڈیوں اور بکھرے ہوئے بالو واپس آکر جمع ہوجاؤ اور حساب دینے کے لیئے بڑھو۔

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

عورتیں اور قدیم تہذیبیں اور اقوام۔۔۔

عورتوں کو زمانہ قدیم سے حقیر جانا جاتا تھا۔عورت کی وہ قدر نہی یھی جو آج ہے بلکہ زمانہ قدیم میں تو عورت جب تک میکے میں میں رہتی تھی وہ میکے والوں کی کنیز سمجھی جاتی تھی اور جب شادی کے بعد سسرال میں آتی تھی تو وہاں بھی کوئی عزت کا مقام حاصل نہ تھا بلکہ صرف سلسلۂ تولید آگے بڑھانے کا زریعہ سمجھی جاتی تھی۔عورت بہام اور اراضی کی طرح ایک جنس اور بے زبان تھی اور کوئی قانون اس کے حقِ اقتدار میں تفرض کی جرات نہی کرسکتا تھا۔

آیئے دیکھتے ہیں مختلف تہذیبوں،اقوام اور مذاہب نے عورتوں کو کیا مقام دے رکھا تھا اور ان کی بلند پایہ شخصیات عورت کو کس نظر سے دیکھتی تھیں۔

سقراط: ہم سب سے پہلے یونانی تہذیب سے آغاز کرتے ہوئے سقراط سے بات شروع کرتے ہیں جس کا کہنا تھا کہ عورت کو اگر ایک بار مرد کے برابر تسلیم کرلیا جائے تو وہ کبھی مرد کے سر سے نہی اُترے گی وہ یہ بھی کہتے تھے کہ عورت سے زیادہ فتنہ پرور جنس دنیا میں نہی۔

افلاطون: ان کا کہنا تھا کہ خدایا تیرا شکر ہے تو نے مجھے مرد بنایا عورت نہی بنایا۔

ارسطو: افلاطون کے شاگردِ کبیر عفلیت کے بہت بڑے فلسفی ارسطو کا کہنا تھا کہ جب قدرت کسی مرد کو بنانے میں ناکام ہوجاتی ہے تو اُسے عورت بنادیتی ہے اِسی نے سکندرِاعظم کو نصیحت کی تھی کہ عورت کو کبھی منہ نہ لگانا۔

اب بات کرتے ہیں تہذیبوں کے بارے میں

یونانی تہذیب: یونانی جنہوں نے اقوامِ عالم کو علم وحکمت کی روشنی بخشی،عورت کے معاملے میں دیگر قوموں کے ہم پلہ تھے۔وہ اسے نہایت ہی زلیل اور حقیر جانتے تھے۔تاریخ الامم کے مطابق یونانی

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

ناقص الاعضاء یا کم عقل بچہ جننے پر عورت کو تہ تیغ کر دیتے تھے، عورت کو سراپہء برائی سمجھا جاتا تھا حتیٰ کہ پینڈورا نامی ایک عورت کو تمام مصائبِ انسانی کا سبب سمجھا جاتا تھا۔

انڈرو ملکی کہتے ہیں کہ مِن حیث القوم یونانی یہ خیال کرتے تھے کہ آگ سے جل جانے اور سانپ کے ڈسنے کا علاج ممکن ہے لیکن عورت کے شر کا مداوہ محال ہے۔

ہندو تہذیب: ہندو تہذیب میں عورت کو کوئی مقام حصل نہی اور نہ کوئی حقوق حاصل تھے۔ نہ اس کو چناؤ کا حق حاصل تھا بلکہ وہ بھی والدین کے پاس تھا شادی کے بندھن میں بندھ جانے کے بعد وہ الگ نہی ہو سکتی تھی۔ یہ مستقل اور دائمی بندھن تھا اس کو نہ تو موت توڑ سکتی تھی شوہر چاہے جتنا نا کارہ ہ، شوہر کے مرنے کے بعد بیوی کو ستی ہونا پڑتا تھا یعنی شوہر کی چِتا کے ساتھ جل جانا پڑتا تھا۔ اس رسم کو انگریزوں نے زبردستی آ کر ختم کیا۔

رُوسی تہذیب: روسی تہذیب کا خیال تھا کہ عورت ایک خبیث اور گندی روح ہے جو نومولود بچوں میں داخل ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے بچے شریر اور بدمعاش ہو جاتے ہیں۔

سپین کی تہذیب: سپین کے لوگوں کا خیال اور عقیدہ تھا کہ عورت کتنی ہی شریف کیوں نا ہو کسی حال میں قابل اعتماد نہی۔ لہذا اس پر کوئی کام نہی چھوڑنا چاہیئے اور نہ اس کے مشورے پر عمل کرنا چاہیئے۔

چینی تہذیب: چینیوں میں یہ ضرب المثل پائی جاتی تھی کہ عورت کی بات سن تو لینی چاہیئے پر اس پر عمل نہی کرنا چاہیئے۔ کیوں کہ عورت کی نیکی میں بھی برائی موجود ہوتی ہے۔ چین کے بہت بڑے فلسفی اور ایک مذہب کے بانی کنفیوشش کا عورت کے بارے میں کہنا تھا کہ عورت کا جو قدم آگے بڑھ جائے اُسے واپس لانا شائد قدرت کے بس میں بھی نہی۔

رومن تہذیب: رومن تہذیب میں اولین میں عورت کو کافی آزادی تھی اور انہیں کچھ اہمیت بھی حاصل تھی

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

وہ اپنا کاروبار کرسکتی تھی تجارت کرسکتی تھی۔لیکن پھر آہستہ آہستہ حلات بدل گئے اور عورتوں کی آزادی سلب کی جانے لگی سب سے پہلے باپ اور شوہر کو اختیار مل گیا کہ وہ جب چاہیں اس کو گھر سے نکال دیں حتیٰ کہ شوہر کو بیوی کے قتل کا حق حاصل تھا عورت کی حالتِ زار کا اندازہ ہم رومن تہذیب کے مفکر و شاعر اور فلسفلی کے اس قول سے لگا سکتے ہیں ''عورت متلون مزاج، بدفطرت اور بے اعتبار ہے''۔

مذاہب اور عورت۔۔۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اقوام اور تہذیب کی طرح مذاہب نے بھی عورتوں کو صحیح عزت نہی دی لیکن وہ مردانہ شاونزم کے حامی اور عورتوں کی عزت کے درپے رہے۔چند مذہب کی مثالیں پیش کرتا ہوں۔

ہندو دھرم: ہندو دھرم کے مقدس قانون کے مطابق عورت کا درجہ شُودر سے بھی بدتر اور چوپاؤں کی طرح ہیاسے عقلوشعور سے عاری سمجھا جاتا تھا۔وہ وراثت سے بالکل محروم اور عبادت کے حق سے بھی محروم تھی۔

آریہ مذہب: آریہ مذہب میں متعدد بھائی ایک عورت سے بیک وقت شادی کرسکتے تھے۔

بدھ مت: بدھ مت کی بنیاد بھی عورتوں سے نفرت پر ہے۔آپ کے علم میں ہوگا کہ بدھ مت کے بانی مہاتما گوتم بدھ (ق م ۴۸۸۔۵۶۸) جوانی میں اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ گئے تھے اسی وجہ سے بدھ مت میں عورتوں کو گھناؤنی چیز سمجھ کر دور رہنے اور تجرد کی زندگی پر زور دیا جاتا ہے دھما پد میں مہاتما بدھ نے اپنے محبوب چیلے آنند کو ایک بار عورت سے بچنے اور ہوشیار رہنے کی تلقین کی تھی یہی وجہ ہے کہ بدھ بھکشوُ تجرد کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

یہودی مذہب: اگرچہ اہل کتاب ہیں لیکن یہودی احبار و رھبان (مولویوں اور پیروں) نے اللہ کے دیئے ہوئے حقوق عورت سے چھین لیئے تھے اور انہوں نے مردوں کو یہ حق دے دیا تھا کہ وہ معمولی غلطی

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

پر عورت کو گھر سے نکال سکتے ہیں لیکن عورت کو یہ حق حاصل نہ تھا کہ وہ اپنے ظالم شوہر سے نجات پا سکے۔

عیسائی مذہب: عیسائیت نے بھی چونکہ یہودیت میں سے جنم لیا تھا لہذا ان کے ہاں بھی عورت کے ساتھ وہی رویہ رہا جو یہودیت میں تھا۔ انجیل میں لکھا ہے کہ عورت موت سے زیادہ تلخ ہے اور خدا کا محبوب اسے ہاتھ نہی لگائے گا (انجیل متی)

برناڈلی کا کہنا ہے عورت شیطان کا آلہ ہے جبکہ یوحنا دمشقی کا قول ہے عورت مکر کی بیٹی ہے اور امن کی دشمن ہے۔

قبل از اسلام عرب میں عورتوں کی حالت زار: اسلام سے قبل عرب میں عورت کی حلت کچھ یوں تھی کہ ایک مرد چاہے جتنی چاہے شادی کر لیتا، اس پر کوئی پابندی نہی تھی جبکہ اوباش و بدمعاش تو ایک طرف رہے بڑے بڑے شرفاء میں یہ وطیرہ رہا کہ ایک عورت کے ساتھ بیک وقت متعدد اشخاص شرکت کرتے حتیٰ کہ وہ بچہ جنتی تو کہتی کہ فلاں کا ہے چنانچہ اس کے کہنے کہ مطابق وہ اس عورت کا شوہر قرار پاتا اور بقیہ لوگ کسی اور عورت کی تاک میں رہتے ۔اکثر اوقات بیٹے اپنے باپ کی بیوہ سے شادی کر لیتے۔عرب بیٹی کی پیدائش کو اپنے لیئے موجب ذلت و نحس سمجھتے، ان میں سے اکثر دوسروں کو اپنا داماد بنانے کی ذلت اُٹھانے کی بجائے اپنی بیٹی کو زندہ درگور کرنے کو غیرت مندی سمجھتے تھے۔اس بات کو قرآن نے بھی اس طرح بیان فرمایا ہے

’’’اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ غصہ سے بھر جاتا ہے۔لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اس ’’برائی‘‘ کی خوشخبری کے سبب جو اسے دی گئی (اب سوچتا ہے) آیا اس کو رسوائی کے ساتھ رکھے یا اس کو مٹی میں دفن کر دے، یاد رکھو برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں‘‘ (سورۃ النحل ۱۶، آیات ۵۸ تا ۵۹)

عربوں کے اس ظلم کی ایک اور گواہی قرآن میں موجود ہے سورۃ التکویر آیات ۸ تا ۹

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

''اور جب زندہ گاڑھی (زندہ درگور) لڑکی سے پوچھا جائے وہ کس گناہ میں ماری گئی؟''

اسلام ایسا مذہب ہے جس نے عورت کو آزادی دی مگر جو آزادی اسلام نے دی ہے اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے حضور ﷺ نے جو تعلیمات فرمائیں آزادی کے متعلق کیا اس پر آج کی عورت قائم ہے۔

اقوال۔۔۔

بہت سے کلمے حملہ سے زیادہ اثر رکھتے ہیں۔

موت ہو اور ذلت نہ ہو کم ملے اور دوسروں کو وسیلہ بنانا نہ ہو۔ جسے بیٹھے بٹھائے نہی ملتا اسے اٹھنے پر بھی کچھ حاصل نہی ہوگا۔ زمانہ دو دنوں پر منقسم ہے ایک دن تمہارے حق میں اور ایک مخالف۔ جب حق پر ہو تو اتراؤ نہی اور جب مخالف ہو تو صبر کرو۔

فخر و سربلندی کو چھوڑو، تکبر و غرور کو مٹاؤ اور قبر کو یاد رکھو۔

لوگوں سے ان کے اخلاق و اطوار میں ہم رنگ ہونا ان کے شر سے محفوظ ہو جانا ہے۔

بے چارہ آدمی کتنا بے بس ہے۔ موت اس سے نہاں، بیماریاں اس سے پوشیدہ، اور اس کے اعمال محفوظ ہیں۔ مچھر کے کاٹنے سے چیخ اُٹھتا ہے، اچھو لگنے سے مر جاتا ہے اور پسینہ اس میں بدبو پیدا کر دیتا ہے۔ اتنی عقل تمہارے لیئے کافی ہے کہ جو گمراہی کی راہوں کو ہدایت کے راہوں سے الگ کر کے تمہیں دکھا دے۔

اصولوں اور فرائض کی منزلوں میں جذبات کا دباؤ یا سن و سال کا اختلاف کوئی نئ چیز نہی ہے اگر فرائض کا تقاضہ خاموشی ہے تو جوانی کی تمام امنگوں کو بھی خاموش رہنا چاہیئے اور اگر فرض عملی اقدام چاہتا ہے تو بُڑھاپے کے باوجود انسان کو عزم کامل اور محکم ارادوں کے ساتھ فرض کی ہمنوائی کرنا چاہیئے۔

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com

خوشا نصیب اس کے جس نے آخرت کو یاد رکھا، حساب و کتاب کے لیئے عمل کیا ضرورت بھر پر قنعت کی اور اللہ سے راضی و خشنود رہا۔

وہ گناہ جس کا تمہیں رنج ہو اللہ کے نزدیک اُس نیکی سے کہیں بہتر ہے جو تمہیں خود پسند بنا دے۔

انسان کی ہر سانس ایک قدم ہے جو اُسے موت کی طرف بڑھائے لئے جا رہا ہے۔

بہت سے پڑھے لکھوں کو دین سے بے خبری تباہ کر دیتی ہے اور جو علم اُن کے پاس ہوتا ہے، انہیں ذرا بھی فائدہ نہی پہنچاتا۔

موقع کو ہاتھ سے جانے دینا رنج واندوہ کا باعث ہوتا ہے۔

دُنیا کی مثال سانپ کی سی ہے کہ جو چھُونے میں نرم معلوم ہوتا ہے مگر اس کے اندر زہر ہلاہل بھرا ہوتا ہے ۔فریب خوردہ جاہل اسکی طرف کھنچتا ہے اور ہوشمند اور دانا اس سے بچ کے رہتا ہے۔

اللہ سے کچھ تو ڈرو چاہے وہ کم ہی کیوں نہ ہو اور اپنے اور اللہ کے درمیان کُچھ تو پردہ رکھو چاہے وہ باریک ہی سا ہو۔

ڈرو ڈرو اس لیئے کہ بخدا اس نے اِس حد تک تمہاری پردہ پوشی کی ہے کہ گویا تمہیں بخش دیا ہے۔

PDF created with pdfFactory trial version pdffactory.com